Guldasta-i Zamindaran
by
Lal Chand Bahal

گلدستۂ زمینداران

یعنی

زمینداران کی مقروضیت اور اس کا علاج

مصنفہ

منشی لال چند صاحب بہل نائب تحصیلدار ضلع بہاولپور حال سپرنٹنڈنٹ (ملتان)

مصنف مشرح ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء ایکٹ انتقال اراضی پنجاب مشرح ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء
ایکٹ حق شفع پنجاب ناول عائشہ۔ راجستان کا پھول وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۹۰۷ء
نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا

ڈیڈیکیشن

بلحاظ توجہ کے جو صاحب موصوف زمینداران کی تکالیف
کے گھٹانے میں فرمایا کرتے ہیں اور بوجہ اُس نظر عنایت کے
جو صاحب موصوف راقم کے حال پر رکھتے ہیں۔ راقم یہ ناچیز
کتاب بکمال ادب سے **مسٹر اے لینگلی صاحب بہادر**
بی۔ اے۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر ضلع ملتان کی خدمت میں
پیش کرتا ہے ٭ **مصرعہ**

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

راقم لال چند بہل نائب تحصیلدار جلالپور پیر والہ حال سپرنٹنڈنٹ ضلع ملتان

فہرست مضامین کتاب ہذا

صفحہ

دیباچہ

(۱) سول سروس پنجاب میں مسٹر لینگلی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے صاحب موصوف زمینداری کے متعلق کاموں میں بہت دِل چسپی لیتے ہیں۔ اور فصلات کا ملاحظہ۔ زمینداران کے نالہ جات کی احداث تقسیم تقاوی۔ تخم کی بہم رسانی۔ زمیندارہ بینک۔ غرضیکہ کوئی کام ہو اُس میں صاحب موصوف پُوری توجہ فرمایا کرتے ہیں۔ گذشتہ اپریل کا ذکر ہے کہ راقم کے ساتھ زمینداران کے متعلق مختلف پہلو پر صاحب موصوف کا تذکرہ ہوُا۔ فصل کی ناکامیابی۔ کھاد۔ پنچایت سسٹم۔ قرضہ زمینداران پر کھُلی بحث راستہ میں ہوتی رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ راقم کو کتاب ہذا کے تحریر کرنے کی تحریص پیدا ہوئی۔ چنانچہ اپنی رخصت کے ایّام میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی ناقص عقل کے مطابق اسی دقیق مضمون پر خامہ فرسائی کرکے پیش ناظرین کی جاتی ہے +

(۲) اس کتاب میں بعض جگہ چند اشارات درج ہیں۔ جن میں سرکار کی امداد بعض معاملات میں ضروری تحریر ہوئی ہے۔ لیکن راقم کی رائے میں جب تک سرکار کی طرف سے کوئی دست اندازی نہ ہو۔ زمینداران خود

بھی بلا امداد سرکار انتظام کر سکتے ہیں۔ زمیندارہ اتفاق سے سب کچھ ممکن ہے
زمیندارہ برادری موضع کے اندر اتفاق سے سب کچھ کر سکتی ہے۔ اور زیادہ
تر بیماری کا علاج ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ابھی تک مُلک کے اندر کافی
مادہ موجود ہے۔ صِرف ہمت چاہیئے ہے۔ جب تک ہم لوگ خود اپنی مدد
پر تیار نہ ہوینگے۔ سرکار ہم لکڑی کے بلوں کو کب تک ہلا کر کام لیویگی
ہم کو خود ہلنا چاہیئے۔ پھر دیکھیں۔ کہ ہم کیا ہو سکتے ہیں +

(۳) جو کچھ کتاب ہذا میں درج کیا گیا ہے۔ وہ بطور ایک نظیر کے
ہے۔ وہ اشارات ہیں۔ اور تمثیلات ہیں۔ جن کو بطور نصیحت اور طریق
عمل کے لینا چاہیئے ہے۔ لیکن نصیحت تب کارآمد ہوتی ہے۔ جب
اُس پر عمل کیا جاوے۔ ورنہ وہی ہوگا۔ جیسا کہ شیخ سعدی فرماگئے ہیں

علم چندانکہ بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی

(۴) اخیر پر میں مسٹر جاے لینگلی صاحب بہادر کا شکریہ ادا کرتا
ہوں جنہوں نے کتاب ہذا کی فہرست کا ملاحظہ فرمایا۔ اور کچھ حِصّہ سماعت
بھی کیا۔ اور میں اپنی محنت کا مشکور ہونگا کہ اگر زمینداراں کی حالت کچھ
بھی اس کے مطالعہ سے ترقی پکڑے +

راقم
لعل چند بہل۔ یکم نومبر ۱۹۰۶ء ڈیرہ اسمٰعیلخان

باب اول تصویر جٹ مع بیل



جٹ۔ میں سب کی پرورش کرتا ہوں

پہلا باب

تمہیدیہ

زمینداران کی آسودہ حالی پر بحث

ہندوستان زراعتی ملک

ہندوستان ایک ایسا مُلک ہے۔ جہاں معاشرت کا بڑا ذریعہ زمین کی پیداوار ہے۔ اور سرکار کی آمدنی کا دار مدار تمام تر زمین کی آمدنی پر ہے۔ کوئی رعیّت سرکار انگریزی کو اِس قدر محصول ادا نہیں کرتی۔ جس قدر کہ زمیندار ادا کرتا ہے۔ لیکن باوجودیکہ زمیندار گورنمنٹ عالیہ کا اعلےٰ باجگذار ہے۔ مگر پھر بھی بالعموم وہ آسودہ حال نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ وہ فرقہ جو ہماری خوراک کے لئے غلّہ پیدا کرتا ہے۔ روئی یوگر کپڑوں کا سامان مُہیّا کرتا ہے۔ ہمارے کھانے کے لئے گھی اور نیشکر اور تمام سامان خوردنی و پوشیدنی بہم پُہنچاتا ہے۔ وہ اِس قدر آسودہ حال نہیں

ہے۔ کہ بلا احتیاج غیرے ضروریات زندگی بہم پہنچا سکے +

زمینداری پیشہ مفید عام

زمیندارہ پیشہ مُفید عام ہے۔ اس پیشہ میں ہندوستان کے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے حصول روزگار کا وسیع میدان موجود ہے۔ ہندوستان میں بُہت حصّہ زمین کا بیکار اور بنجر پڑا ہوُا ہے۔ جس کو مصنوعی تجاویز سے آباد کیا جا سکتا ہے۔ اگر زمیندار فرقہ ہندوستان میں موجود نہ ہوے۔ تو ہندوستان کے باشندگان اپنی خوراک کے لئے غیروں کے محتاج ہو جاوینگے۔ لیکن اگر ہندوستانی زمینداران اپنی محنت کو ٹھیک طور پر استعمال میں لاویں۔ تو اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ وہ نہ صرف اِس ملک کی خوراک و پوشاک بہم پہنچا سکتے ہیں۔ بلکہ بُہت کچھ غیر ممالک کی امداد کر سکینگے۔ اور آئے دن قحط ہمارے دروازوں کو نہیں کھٹکھٹا سکتا۔ جائے غور ہے۔ کہ ہندوستان میں وسیع میدان ہماری آنکھوں کے سامنے بلا تردد پڑے ہوں۔ جن سے کروڑوں من غلّہ ہماری محنت سے پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی تیسرے چوتھے سال قحط سے ہمارے یتیم بچّوں۔ اور لاوارث بیوگان کے نالہ اور آہ و بکا سے ہمارے دلوں پر زخم لگ جاتے ہیں۔ کیا یہ کافی دلیل اس بات کی نہیں ہے۔ کہ زمیندارہ پیشہ کی طرف سرکار اور مُدبّران مُلک کی طرف سے اِس قدر توجہ نہیں دی گئی۔ جس قدر دینی چاہیئے ہے +

یہ تو اوپر آ چکا ہے کہ ہندوستان میں کافی زمین موجود ہے۔ اور پھر بھی

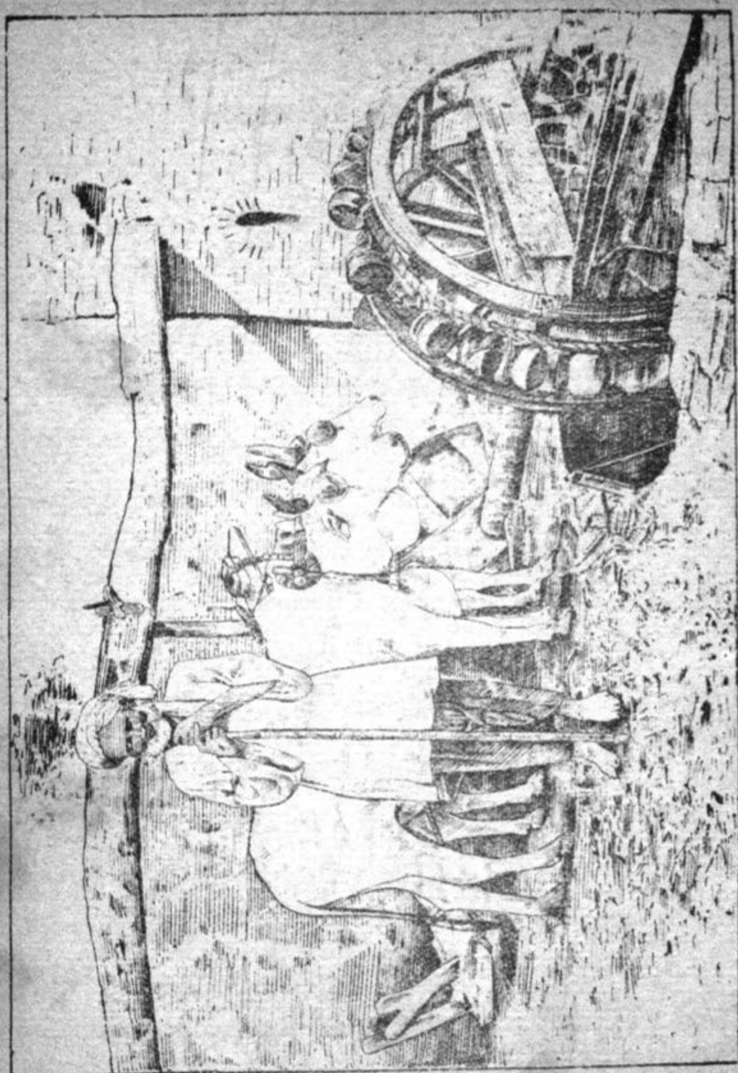
زمیندارہ پیشہ کے مفید بنانے کی ضرورت

آئے دن قحط ہمارے سلام کو حاضر ہے۔ اِس لئے اِس بلائے بے درمان سے چھوٹنے کی سبیل کرنی ضروری ہے۔ زمیندارہ پیشہ کے مفید بنانے کی ضرورت اس قدر محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرف تو مشیرانِ گورنمنٹ ہیں جو اس پیشہ کے مفید بنانے کے لئے کونسل واضعان قوانین کے اَوزاروں یعنے قانونی صحیفوں سے زمینداران کی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں ۔۔ دوسری طرف سے مُدبّران خاک ہند ہیں۔ جو اپنی فصاحت کی کتب سے گورنمنٹ پر نکتہ چینی کر کے اِس فرقہ کی تعزیت خوانی کرتے ہیں۔ کہیں مسٹر آر سی دت صاحب جیسے روشن ضمیر اولادِ خاکِ ہند کے صحیفے نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ دوسری طرف مسٹر ولسن صاحب بہادر کا جواب آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ اِن ہر دو میں اعداد کے ذریعہ سے ثابت کیا جارہا ہے۔ کہ جو کچھ ایک میں درج ہے وہ صحت کے برخلاف ہے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ جب تک عملی طور پر گورنمنٹ اور رعایا زمیندارہ پیشہ کو مفید بنانے پر تیار نہ ہونگے۔ بہت کچھ خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلیگا۔ دِن بدن ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اگر طاعون اور قحط جیسے ہمدرد ہماری امداد نہ کرتے تو ہم لوگ روٹی کو بھی محتاج ہو جاتے لیکن اِس بڑھتی ہوئی آبادی کی صورت میں ذرائعہ آمدنی و خوراک کا بدستور سابق محدود ہونا اور پھر کھُلی تجارت اور غلّہ کے بلا روک ٹوک باہر چلے جانے کے قانون پر کسی بندش کا نہ ہونا صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ اگر ہم لوگ

زمیندارہ پیشہ کو مفید نہ بنادینگے - اور اس کو وسیع پیمانہ پر کام میں نہ لاوینگے - تو ہماری قحط جیسے بحران سے نجات ہونی امر محال ہے - ؎ این خیال است محال است وجنوں ٭

اپنی مدد آپ

یہ صاف اور نقد ضرب المثل ہے - کہ "خدا اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے - جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں" پس اِس مقولہ پر عمل کرنے سے ہر ایک پیشہ ور دُنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے - اور جب ہم اپنی مدد پر تیار ہو جاوینگے تو ہر ایک رُکاوٹ خود بخود دور ہو جاویگی - اور گورنمنٹ ہماری مدد پر تیار ہو جاویگی - اِس رسالہ میں وہ حالات درج کئے گئے ہیں - جن کی موجودگی کی وجہ سے زمینداران آسودہ حال نہیں ہیں - اور ساتھ ہی وہ تجاویز بیان کئے گئے ہیں - جِن سے زمیندارہ پیشہ مفید اور دلچسپ بنایا جا سکتا ہے +



باب دوم - جٹ اور اسکا لٹھ برابر

دوسرا باب

زمینداران کی تعلیم

زمینداران کی جہالت اور جہالت

(۱) زمینداران کی حالت کو درست کرنے کے لئے اُن کی تعلیم کی ضرورت سب سے ضروری امر ہے۔ زمیندار جو زمین کا مالک ور اہالیان مُلک کی پرورش کا ذمہ وار ہے۔ وہ اِس قدر علم نہیں رکھتا کہ اِس مہتم بالشان ڈیوٹی (یعنے فرض) کو ادا کرنے کے لائق ہو۔ وہ الف سے بے کا نام نہیں جانتا۔ وہ لکیر کا فقیر ہے۔ یہی جانتا ہے۔ کہ کرۂ ارض میں اُس کی زمین اور مکان کے سواء اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ اپنی زندگی اپنے اِرد گرد دس میل کے احاطہ میں ختم کر دیتا ہے۔ کیڑے کی طرح اُس کی زندگی اُس کے کھیت کے کھاتہ سے شروع ہو کر اُس کے کھیت کے کھاتہ میں ہی پوری ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے پُرانے نمونے کے ہل سے زمین کو جوتنا جانتا ہے۔ کھاد کے استعمال سے محض ناواقف ہے۔ ایک نکمّی اور ناکارہ زمین میں بیج ڈالکر ضائع کر دیتا ہے۔ گاؤں کا بنیا اُس کو سنگین سود اور چالکانہ کے نیچے لا کر اُس کے گھر کا تمام مال و متاع لے لیتا ہے۔ اور پھر بھی اُس کا قرضہ جوں کا توں صحیح و سلامت رہتا ہے۔ دوکاندار مصری کی ایک ڈلی کی رقم تین دفعہ شمار کر کے گران نرخ سے ایک کے چار اُس سے وصول کرتا ہے۔ گاؤں کا مراسی اُس کی تعریف میں گیت گا کر اور اُس کو موتیوں والا راجہ

ظاہر کرکے اپنا اُلّو سیدھا کر لیتا ہے۔ تخم ریزی کے وقت موٹے مُشٹنڈے اُس کے گرد جمع ہو کر اُس کے بیج کا غلّہ جو اُس نے ڈیوڑھے اور سوائے سود پر لیا تھا۔ اُس سے جھاڑ لیتے ہیں۔ وہ نہری پانی کے لئے بلا لحاظ اِس کے کہ اُس پانی سے اُس کو اِس قدر مفاد ہو یا نہ ہو۔ ملازمان انہار کو فصلانہ دیتا ہے۔ پٹواری اُس کو پختہ بنّہ کے ہونیکے باوجود بھی ہمسائے سے بنّہ کو اوپر نیچے ظاہر کرکے لڑاتا ہے وہ منڈی میں پیداوار کا بیچنا نہیں جانتا۔ اِس موقعہ کے ایک دو واقعات کا ذکر کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ جس سے زمینداران کی کوتاہ اندیشی کا کامل ثبوت ملتا ہے۔ وھوھذا ؛

ایک دفعہ راقم کو ایک حد برآری کے تنازعہ کے فیصلہ کرنیکا اتفاق ہوا۔ جب راقم نے ملاحظہ موقعہ کیا۔ تو موقعہ پر پختہ بینڈ موجود تھی۔ پٹواری نے پیمائش میں پختہ بنّہ کے دوسری طرف دو دو فٹ ہیر پھیر کرکے زمینداران کو ٹکرا دیا تھا۔ راقم نے زمینداران کو کہا۔ کہ پٹواری کا شجرہ کشتوار نصف کرم تک فرق ظاہر نہیں کر سکتا۔ اِس صورت میں جو پختہ بنّہ ہے وہی حد ہے۔ ایسے مستقل بنّہ کی موجودگی میں تکرار کی کیا وجہ ہے۔ اور نہ اس میں کوئی فائدہ ہے۔ تو فریقین بہت شرمندہ ہوئے۔ اور صاف طور پر پٹواری کی شرارت کا اقبال کیا؛

ایک تازہ واقعہ کا ذکر ہے۔ کہ حال میں ایک پٹواری نے ایک موضع کے ایک زمیندار کو کہا۔ کہ دیکھو مجھے کو فصلانہ لینے کی ممانعت ہے۔ میں ہندو سے قرضہ لیتا ہوں۔ اگر میں اُس کو فصل کا غلّہ لکھدوں۔ تو مواخذہ میں آجاؤنگا۔ بہتر ہوگا کہ تم ہی میرے قرضہ کے عوض میں اپنی طرف سے ہندو کو ادائے غلّہ کا ذمہ وار لکھدو۔ میں فصل پر فصلانہ کی آمدنی سے غلّہ ادا کر دونگا۔ جو تم ہندو کو دیدینا۔ اتفاق سے فصلانہ کے وصول ہونے

سے پہلے پٹواری مرگیا - اور زمیندار قرضہ کی بلا میں ناحق گرفتار ہے - غرضیکہ جہانتک زمیندار کی حماقت کا دُکھڑا رویا جاوے تھوڑا ہے +

تعلیم کی ضرورت

اس لئے زمینداران کے لئے تعلیم نہایت ضروری ہے - اِس وقت باوجود یکہ زمیندارانِ ہندوستان کی سلطنت کی ریڑھ کی ہڈی تسلیم کئے گئے ہیں تاہم مُلکی خیر خواہان اور گورنمنٹ کے مُدبّران نے اُنکی تعلیم کی طرف کافی توجہ نہیں کی - زراعتکاری کی تعلیم کے لئے صرف چند کالج اور مدرسے ہیں - جن کا شمار انگلیوں پہ ہو سکتا ہے - مثلاً سیدا پٹ کالج مدراس - زراعتی سکول کانپور اور چند ایسے مدارس کے سوا کوئی مدرسہ زراعتی تعلیم کے لئے موجود نہیں - صوبہ پنجاب میں حال میں گورنمنٹ نے لائلپور میں زراعتی کالج قائم کرنے کی تجویز کی ہے اور عملی طور پر گورنمنٹ کام کرنے کی طرف متوجہ ہے - راقم کی رائے میں زراعتی تعلیم کا انتظام بلا کسی مزید اخراجات اس طور پر ہو سکتا ہے +

زمینداران کی تعلیم کا سلسلہ

(۲) **اوّل** - تمام موجودہ پرائمری سکولوں کو جو زراعتی رقبہ جات میں واقع ہیں - بلا تامل زراعتی پرائمری سکولوں میں تبدیل کر دیا جاوے +

دوم - موجودہ مڈل سکولوں میں زراعتکاری کی تعلیم کو لازمی کر دیا جاوے +

سیوم - ضلع کے صدر مقام پر انگریزی سکولوں کے ساتھ زراعتی تعلیم کو انگریزی میں جاری کیا جاوے +

چہارم - ایک سنٹرل زراعتی کالج کھولا جاوے جس میں تعلیم زراعتکاری کی سائنٹفک اور راو کیمکل (کیمیکل) طریق پر جیسا کہ یوروپ اور امریکہ کے کالجوں میں

دیجاتی ہے۔ دیجاوے۔ اور کالجوں کے ساتھ کاشتکاری کی عملی تعلیم کے لئے زمین اور
باغیچہ اور سامان ہر قسم کا موجود ہونا لازمی ہے۔ چونکہ زمینداران کے لڑکے خصوصاً متوسط
اور غریب درجہ کے زمینداران کے لڑکے پرائمری سکولوں تک اپنی تعلیم محدود رکھینگے۔ اسلئے
پرائمری سکولوں میں تعلیم بہت سادہ ہو۔ تاکہ معمولی حیثیت کا آدمی بھی فائدہ اُٹھا سکے۔
اور وہ مندرجہ ذیل تعلیمی کورسوں تک محدود کیجاوے۔ اوّل خط و کتابت دوئم حساب و
کتاب زمیندارہ سیوم پیمائش پٹواریان چہارم کاغذات دیہی کی تعلیم پنجم کھیتی باڑی ششم
اخلاقی تعلیم + اِس تبدیلی سے بہت فائدہ ہوگا۔ کیونکہ موجودہ سکولوں کے طلباء بالکل
ناکارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ عملی طور پر اُنکا وقت جو وہ مدرسہ میں صرف کرتے ہیں ضائع جاتا ہے
اور بڑی عمر پر وہ کسی کام کے نہیں رہتے۔ راقم کو چند اضلاع میں مختلف مدارس میں معائنہ
کا اتفاق ہؤا۔ اور سب جگہ راقم نے لوگونکا میلان طبیعت معلوم کرنے کے لئے سوال کیا
کہ "تم لکھ پڑھ کر کے کیا کروگے" اسکا جواب میں بہت افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ بلا
کسی استثنا کے سب طالبعلموں نے خواہ پرائمری درجہ کے تھے۔ خواہ مڈل کے۔ یہ دیا "کہ
نوکری کرینگے" اب خیال کیا جاوے۔ کہ جب ابتدا سے اخیر تک نوکری کرنیکا مذاق ہر ایک
طالبعلم کی طبیعت میں قائم ہو جاوے۔ تو اُسکا نتیجہ سوا مایوسی کے کچھ نہ نکلیگا۔ ملازمت
کا میدان بہت تنگ ہے۔ اس صورت میں اس قسم کی تبدیلی دوہرہ کام دیگی۔ ایک تو وہ
خرچ جو سرکار پہلے کرتی ہے۔ اُسی خرچ سے یہ کام ہو سکیگا۔ دوسرا مدرسہ سے نکلتے ہی
طالب علم اپنے زمینداری کام پر مصروف ہو جاوینگے اور ناراضگی کا مادہ جو ہندوستان
کے طالب علموں میں نوکری نہ ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں رہیگا۔ اِس

موقعہ پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ زراعتکاری کی تعلیم عملی طور پر ہونی چاہئے۔ اور ہر ایک پرائمری سکول کے طلبا کو کاشتکاری کے تجربوں کے لئے زمین ملنی چاہئے۔ تاکہ وہ ہر قسم کا تجربہ موقعہ پر کریں۔ بہت دفعہ راقم کو علاقہ میں زمینداروں کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور زمینداران بڑی خوشی سے قطعات اراضیات عاریتاً دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ایسا انتظام بہت سہولیت سے ہو سکتا ہے۔ کہ باری باری سے سال سال کی نوبت پر زمین لی جاوے۔ اور مڈل سکولوں اور کالج کے لئے سرکار خود زمین کا انتظام کر سکتی ہے۔ بلکہ سرکاری باغات وغیرہ میں یہ کام تعلیم کا بلا کسی مزید خرچ کے ہو سکیگا +

اخلاقی تعلیم کی ضرورت

اوپر ذکر آچکا ہے کہ زراعتی سکولوں میں اخلاقی تعلیم بھی دینی چاہئے یہ بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بداخلاقی سے کوئی پیشہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جھوٹھ فریب۔ دغابازی۔ بدچلنی۔ عیاشی۔ ہٹ دھرمی۔ شرارت۔ یہ سب ہر ایک پیشہ میں کامیابی کے راستہ میں رکاوٹ ہؤا کرتی ہیں۔ اور کوئی شخص اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اُس کے اخلاق اچھے نہ ہوں۔ راقم کو زمینداران کی بداخلاقی کے واقعات دیکھنے کا موقعہ ہؤا ہے۔ جو اگرچہ اور پیشہ کے لوگوں میں بھی موجود ہیں۔ مگر تاہم قدرت کے فرزند جٹ کے مزاج میں قدرت کی سادگی ہونی چاہئے +

ایک دفعہ راقم کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہؤا۔ جس میں ایک نمبردار کے بیٹے نے اپنے مزارعہ سے ایک مقدمہ اِس قسم کا دائر کرا دیا۔ کہ مستغیث کے

کھیت میں ملزمان کے نرگا وان آپڑے اور وہ گرفتار کر کے پھاٹک لئے آتا تھا۔ ملزمان نے جبراً چھوڑا لئے۔ لیکن تحقیقات پر گواہان استغاثہ نے لاعلمی ظاہر کی بلکہ ملزمان کے سوال پر تسلیم کر لیا۔ کہ اصل واقعات یہ تھے۔ کہ ملزمان کو نمبردار کے بیٹے نے اپنے کھیت میں کام کرنے کے لئے بیگار کے طور پر بُلایا تھا۔ اور ملزمان نے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ بلکہ نمبردار کے بیٹے کو سخت و سُست کہا۔ ایسے واقعات کی موجودگی میں عدالت نے ملزمان کو بری کر کے معاوضہ دلایا۔ جس سے نمبردار کا بیٹا گواہان سے ناراض ہو گیا۔ جن میں سے ایک چوکیدار تھا۔ جس نے جھوٹھی گواہی نہ دی تھی۔ جس کو امید پر نمبردار کے بیٹے نے گواہ لکھوا دیا تھا۔ کہ وہ نمبردار کا ماتحت تھا +

دوسرے مقدمہ میں ایک نمبردار نے ایک دفعہ ملبہ کی رقم پتی داران پر باچھ کرنے کی درخواست دی۔ جب تحقیقات ہوئی۔ تو معلوم ہُوا کہ نمبردار نے اپنے بچ کے مہمانوں کا خرچ بھی ملبہ بہی میں درج کیا ہُوا تھا۔ اب خیال کیا جاوے۔ کہ وہ شخص گاؤں کا ماں باپ کہا جاتا ہے۔ ایسی بدعہدی کا مرتکب ہوتا ہے +

ایک اور مقدمہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک زمیندار نے ایک پتی دار کو اِس وعدہ کے ساتھ ایک چاہ کا حصّہ ادھلاپی پر دیا۔ کہ وہ مخالف فریق کے ساتھ مقدمہ میں گواہی نہ دیوے۔ جو ایک بڑی جائداد زرعی کا مقدمہ تھا۔ جب مقدمہ حسب منشاد فیصلہ ہو گیا۔ اور بعد میں درمیان زمیندار اور پتی دار کے کچھ شکر رنجی ہو گئی اُس نے چاہ کا حصّہ دینے سے انکار کر دیا۔ غرضیکہ یہ روزمرّہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ

فلاں نمبردار نے فلاں کسی کے نکاح جائز کو فسخ کرا کے دوسرے کو بازو دلا دیا۔ فلاں زمیندار نے فلاں قرضخواہ کو خوب مار پیٹ کرایا۔ فلاں زمیندار موضع سے اس قدر مرغیاں اور دودھ وصول کرتا ہے۔ یہ سب بدنیتی اور بداطواری کے نظائر نہیں ہیں تو کیا ہیں۔ جن سے آخر کار زمینداران میں ناراضگی ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے۔ اِس لئے اخلاقی تعلیم زمینداران کی تعلیم کا لازمی جزو ہونا چاہئے +

اهالیان ملک کا فرض

(۳) اہالیان ملک ہند اور خیر خواہان ملک ہند کا فرض یہ ہے۔ کہ خالی خولی نکتہ چینی کے ناخوشگوار فرض سے گذر کر کے کچھ عمل کا جامہ پہنیں۔ اور گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں۔ بلکہ ملک کے صوبہ صوبہ میں پرائیویٹ زراعتی کالج کھولیں۔ اور متموّل اصحاب عطائے وظیفہ سے نوجوانوں کو زراعتی تعلیم کے لئے انگلینڈ اضلاع متحدہ۔ امریکہ۔ جاپان اور فرانس میں بھیجکر زمینداری کے کام کے لئے مفید کارکن پیدا کریں۔ کالج کے گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ صاحبان نوکری کی مایوسی کو چھوڑ کر اور خالی زبانی ایجیٹیشن کو جواب دیکر عملی طور پر زمینداری کی طرف مصروف ہو جاویں تو بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے۔ سٹیج پر طرّاری۔ تقریر بازی۔ اور فصاحت و بلاغت سے اچھا ہے۔ کہ دل اور دماغ کی طاقتوں کو ملا کر کام کیا جاوے +

تیسرا باب

زمینداران کی مقروضیت اور اُس کے روکنے کی تدابیر

عیاشی کا نتیجہ

زمینداران کی مقروضیت کا سب سے پہلا سبب اُن کی فضول خرچی۔ عیاشی۔ اور ناواجب اخراجات ہیں۔ "آج کھا۔ کل خدا۔" زمینداران کا مقولہ ہے۔ جن پر اُن کا روزمرّہ عمل ہے ؏

ایک دفعہ مجھے ایک زمیندار کے مقروض ہونے کی وجہ دریافت کرنیکا اتفاق ہؤا۔ جس کے پاس بہت کافی زمین مزروعہ موجود تھی۔ تو معلوم ہؤا کہ زمیندار نے ایک معشوقہ ذلیل قوم پیرنی یعنے خانہ بدوش فرقہ کی رکھی ہوئی تھی۔ اور اُس پیرنی اور اُس کے خاندان کا خرچ سالانہ ایک ہزار روپیہ زمیندار کی گردن پر پڑ جاتا تھا۔ اگر میں اِس موقعہ پر کچھ اور حاشیہ چڑھا دوں تو یہ تحریر کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ زمیندار صاحب موصوف کا سن شریف پچاس سے چڑھا ہؤا تھا۔ اور اُس کی معشوقہ کی عمر پچیس سال کے قریب تھی۔ اور طرفہ یہ کہ زمیندار کے حرم سرا میں دو منکوحہ عورتیں اپنی موجود تھیں ؏ ایک اور زمیندار کے لڑکے نے ایک طوائف سے شادی کی ہوئی تھی۔ جس کے رشتہ داران اور اُس طوائف کا خرچ سالانہ دو ہزار روپیہ کے قریب زمیندار مذکور دیتا تھا۔ اُس کے قرضہ کے بارہ میں ذکر کرنے کا اتفاق ہؤا۔ تو زمیندار نے رو کر کہا۔



باب سوئم ۔ (جٹ) "آج کھا ۔ کل خدا"۔



باب سوئم تقسیم ڈھیری کا نظارہ

کہ اگر میرا لڑکا ایک سو پچاس روپیہ ماہوار یعنے ایک تحصیلدار کی تنخواہ مجھ سے لیا کرے تو میں بلا قرض اُٹھائے دے سکتا ہوں۔ مگر اُس کے اخراجات کی بے اعتدالیوں نے مجھے اِس درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ کہ سالانہ ہزار دو ہزار کا مقروض ہو جاتا ہوں۔ اِن لوگوں کے عادات بد اور عیاشی کا فائدہ آوارہ گرد قومیں عام طور پر اُٹھاتی ہیں۔ چنانچہ مجھے چند اضلاع کا تجربہ ہے۔ کہ برداشت فصل کے وقت جوں ہی ربیع کا فصل وردہو کر خرمن گاہ پر جمع ہؤا جھُنڈ کے جھنڈ کنجر۔ پیرنے اور چناوڑ لوگوں کے ڈیرے مواضعات میں لگ جاتے ہیں اور پھر زمیندارں کے لڑکے اِس مکتب بے شرمی میں سبق حاصل کر کے دین اور دُنیا سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یہ تو ایک نظیر ہے +

مشٹنڈے فقیروں کا خرچ

( ) اسکے سوا برداشت فصل کے وقت مشٹنڈے اور ہٹے کٹے۔ سیّد۔ مجاور برہمن فقیر جن میں سے اکثر گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں۔ اور گھوڑوں کی خوراک بھی زمینداراں سے حاصل کرتے ہیں۔ جمع ہو جاتے ہیں۔ جو دُعا کے کوٹ پر کوٹ چڑھا کر اُس وقت کے لئے زمیندار کو خوش حال بنا کر اور زندہ بہشت کے اندر داخل کر کے غلّہ لیکر چلے جاتے ہیں۔ مگر دوسرے دن زمیندار کی فرقی۔ فاقہ مستی اور بدحالی آکر حاضر ہوتی ہیں۔ بجنسہ اِن لوگوں کا وہی حال ہوتا ہے۔ جیسا کہ کوّا اور لومڑی کی کہانی سے ظاہر ہوتا ہے +

کہانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوّا گوشت کی بوٹی لئے ہوئے درخت پر بیٹھا ہؤا تھا

نیچے سے لومڑی نے گوشت کا ٹکڑا کوّے کے مُنہ میں دیکھا۔ لالچ سے اُس کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ لومڑی نے سوچا کہ میں اوپر تو چڑھ نہیں سکتی۔ اگر چڑھنے کے لئے لپکوں تو کوّا ڈر سے اُڑ جاوٗیگا۔ کوّے کی بیوقوفی سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے تب لومڑی نے کوّے کی خوبصورتی کی تعریف کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ تمہاری رنگت و شکل و شباہت قابل تعریف ہے۔ کیسا خوبصورت سیاہ روغنی چہرہ ہے پروں کی چمک سے آنکھ چکا چوند ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ گونگے ہیں۔ اگر آپ کی زبان کی بلاغت ولطافت ایسی اچھّی ہوتی۔ جیسا کہ آپ کے چہرہ کی خوبصورتی ہے۔ تو آپ بہمہ صفت موصوف ہوتے۔ کوّے بہادر کو خوشامد کی جو تراوت پُہنچی تو لگے کائیں کائیں کرنے۔ بوٹی مُنہ سے گر پڑی۔ اور لومڑی ہڑپ کر گئی۔ اور اپنا شکار کھا کر لومڑی نے مُنہ پر زبان پھیری۔ اور کہا کہ اے بیچارے کوّے اگر تمہاری عقل ایسی اچھّی ہوتی۔ جیسا کہ تمہارا چہرہ ہے۔ تو تم اپنی خوراک نہ کھو بیٹھتے +

پس ناظرین۔ سب مرضوں کی ایک بڑی مرض یعنے ام الامراض وام الخبائث زمیندار یا جاٹ کی جہالت ہے۔ جس کی یہ سب شاخیں ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

مصرعہ۔ چو جاہل در جہان باقی است مفلس کس نمے ماند +

شادی کی فضول خرچی

(۳۲) زمینداران کی شادی میں بہُت بھاری خرچ کیا جاتا ہے۔ شادی کی فضول خرچی میں کنجریوں کا ناچ۔ ڈوموں کی ڈُم ڈُم اور نٹوں کا تماشا ایک بڑا حصّہ شادی کی دھُوم دھام کا ہوتا ہے۔ اور بہُت ہی بے رحمی سے روپیہ پر

ہاتھ پھیرا جاتا ہے - شادی کو چھوڑ کر کے ایک زمیندار کی وفات کا حال راقم کو معلوم ہے - کہ اُس موقعہ پر زمیندار مذکور کے وارثان نے باوجود مقروض ہونے کے پانچ منٹ کی واہ واہ کے لئے دو ہزار روپیہ پر پانی پھیر دیا تھا +

معمولی اخراجات میں بے اعتدالی

(۴) علاوہ اخراجات بالا کے زمینداران کے معمولی روزمرّہ کے مصارف میں بہت کچھ تکلف کو دخل دیا گیا ہے - کھانے میں شراب - کباب اور بھنگ کو بعض زمینداران نے عادت میں داخل کر دیا ہے - اور بعض نے ململ اور نینوں کے سوا اور کچھ پہننا اپنے اوپر حرام کر لیا ہے - حالانکہ دو تین ہفتہ کے بعد یہ ململ اور نینوں ٹین ہو جاتے ہیں - اور ہم کو ہمیشہ کے لئے داغ جُدائی دیجاتے ہیں - اُس وقت ہمارے جلاہوں کے ہاتھ کا بُنا ہوا گاڑھا جو صدیوں تک ہمارے بزرگوں کا ساتھی رہا - ہم کو زبان حال سے ہماری بیوفائی کا شکوہ دیگر کہتا ہے - مصرعہ ؎ یاد آئیگی تجھے میری وفا میرے بعد +

خرمن کا خرچ

(۵) ڈھیری پر بہت ہی بیدردی سے کمیان اور ملازمان کے اخراجات نکالے جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار جہالت کی وجہ سے سال بھر کی مشقت کو بھول جاتا ہے +

میں نے ایک موضع میں ڈھیری کے اخراجات کا حال دریافت کیا - جو بیس من کے پیچھے حسب ذیل ہو جاتے ہیں - جس سے ناظرین جائز و ناجائز اخراجات کا انتخاب خود کر سکتے ہیں +

لائی وکٹائی ۲۰ سیر

گھیرا یعنے غلہ کو کوٹنے والا	۴ سیر
زمینداری یعنے اعلائے ملکیت	۹ سیر
دبیہ	۶ سیر
محصل وکوٹوال	۶ سیر
درکھان	۹ سیر
لوہار	۶ سیر
چھاجی یعنے چھج سے صفا کرنیوالا	۱۲ سیر
کمبھار	۹
موچی وکورٹانہ	ایک من
سیدان	۱۰ آثار ۱½ سیر
برہمن	½ سیر
پیر مرشد	۶ سیر
فقیر مشٹنڈے ہر قسم	۲۰ سیر
کرایہ خارکشی برداشت غلہ	۹ سیر
چوکیدار	۳ سیر
پٹواری واہلکار نہر فی کس پانچ سیر	۱۰ سیر
وسراغی	۲ سیر
کل میزان	[illegible] آثار

یعنے چہارم حصہ سے اوپر خرچ آجاتا ہے - اگر زمیندار مزدوری پر کام کراوے - تو راقم کے خیال میں بہت کم لاگت پر وہ کرا سکتا ہے - خرچ کمیان کو چھوڑ کر بہت سی رقوم ایسی ہیں - جو بیہودہ خرچ کے سوا کچھ نہیں ہے حالانکہ جب میں نے اخراجات مذکورہ کا جائزہ اخراجات مندرجہ مثل حقیقت مسلمہ حکام سے مقابلہ کیا تو وہ دو من کے قریب ہوتے ہیں - یہ تو برداشت پیداوار کا حال ہے +

تخم ریزی کا خرچ

اگر تخم ریزی کے وقت اخراجات کی پڑتال کی جاوے - تو پھر زمیندار کی کوتاہ اندیشی کا اور بھی مزید ثبوت ملتا ہے - میں نے ضلع ملتان میں نالی یعنے تخم ریزی کے اخراجات کو دریافت کیا ہے - چنانچہ حسب ذیل اخراجات زمینداران نے بیان کئے - ۱۲ من یعنے ایک مانی غلہ کی تخم ریزی کے اخراجات :-

کرایہ ڈھلائی	۹ سیر
دبیہ	۳ سیر
فقیر و سید	۲۰ سیر
کورٹانہ	۲ سیر
درکھان	۳ سیر
متفرق	۳ سیر
میزان	ایک من

اب خیال کیا جاوے اس سے زیادہ کوتاہ اندیشی کیا ہو سکتی ہے کہ جو غلہ واسطے تخم ریزی کے عموماً سوائے یا ڈیوڑھے سود پر لیا جاتا ہے اُس میں سے بھی سولہواں

حصّہ اُن کی جہالت کی نذر ہوتا ہے +

حسابات دُکان و سودی قرضہ

(۶) دُکان کا حساب کتاب و سودی قرضہ:- زمینداران کے اخراجات میں زیادتی کی وجہ یہ ہے - کہ چھوٹی چھوٹی اشیاء کی خریداری دوکان سے قرضہ پر کرتے ہیں - اور چونکہ زمینداروں کے پاس کوئی یادداشت نہیں ہوتی - اس لئے ان کے حساب کا انحصار زیادہ تر دوکاندار کی ایمانداری کے رحم کے اوپر ہوتا ہے - جو اکثر اس لالچ پر کہ کسی طرح زمیندار کو زیربار قرضہ کر کے زمین کو حاصل کرے - رقم خرید فروخت پر پہلے سود اور پھر سود در سود لگا کر زمیندار کے اوپر قرضہ کا بوجھ چڑھا دیتا ہے +

مقدمہ بازی

(۷) زمیندار کی مقدمہ بازی اور ہٹ دھرمی مشہور ہے - مگر زمینداران خود بہت سیدھے سادے ہوتے ہیں - اُن کی تہ میں پٹواری کا آلہ کام کرتا ہے - یہ شخص طمع نفسانی کے لئے زمینداران کو لڑاتا اور بھڑاتا ہے - اور ایک فریق کو کچھ کہتا ہے - دوسرے کو کچھ کہدیتا ہے +

چنانچہ راقم کو چند مقدمہ کا ذاتی تجربہ ہے - کہ جب راقم نے چند مقدمات کا فیصلہ فریقین مقدمہ کو سُنایا - تو اُنہوں نے سادگی سے صحیح تسلیم کیا - اور صاف طور پر پٹواری کی شرارت کا اقرار کیا - جو اُن کے درمیان یا ٹلر کا کام دیتا تھا - اسی طور پر راقم کو چند ایسے مقدمات کا حال بھی معلوم ہے کہ جن میں قیمت جائداد متنازعہ سے فریقین کا چار چند روپیہ لگ گیا - اور اخیر میں فریقین کو اپنی بیوقوفی پر پچھتانا پڑا - جبکہ قرضخواہان نے روپیہ کے لئے بعد فیصلہ مقدمہ قرضہ خود کی وصولی

کے لئے نالشات کے ذریعہ سے اُن کو تنگ کیا +

غرضیکہ زمینداران کے لئے مقدمہ بازی بہت بُری ہے - کیونکہ جہاں ایک طرف اُن کی زراعتکاری کے کام میں جو موسم کا محتاج ہوتا ہے - ہرج واقعہ ہوتا ہے - دوسری طرف گواہان کے اخراجات وریل کے کرایہ - اور مدت تک پیروی - وکیل کے اخراجات - اور پھر صدر مقام پر بازار کی عمدہ اشیاء کی خرید میں اس کا بہت سا روپیہ خرچ آجاتا ہے - جس کو اُس کی معمولی آمدنی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتی - کیونکہ بعد ادائے معاملہ سرکاری زمینداران کے پاس اِس قدر کافی آمدنی پیداوار سے نہیں بچ رہتی - جو اُن کے معمولی اخراجات خانگی سالانہ سے زیادہ ہو +

زمینداران کی مقروضیت اور زیر باریکو روکنے کی تدابیر

یہاں تک تو مرض کا ذکر کیا گیا - اب مختصراً علاج کا ذکر کیا جاتا ہے :-

اوّل فضول خرچی اور اِصراف بیجا کا علاج کُل زمینداران کے ہاتھ میں ہے - انکو برادری کی ایک کمیٹی کرکے اخراجات شادی اور غمی کے گھٹانے چاہئیں سب سے پہلے متمول اور بڑے زمینداران کو اپنے نظائر سے غریبوں پر اثر ڈالنا چاہیئے - اگر دولتمند نمبردار اور صاحب رسوخ آدمی برادری میں خرچ کی کمی کا نمونہ بنکر نہ دکھلاوینگے - اور لوگوں پر اثر نہ پڑیگا - صاحبان ڈپٹی کمشنر بہادر کو دورہ کے وقت ایسے آدمیوں کی قدر افزائی سے جنہوں نے سوشل رفارم میں ثابت قدمی

(بذریعہ سوشل اصلاح)

سے کام کیا ہو۔ لوگوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے۔ خاص خاص حالات میں گورنمنٹ سے اسناد دلانے سے بھی تامّل نہ کرنا چاہیئے *

تخفیف مقدمہ بازی کا انتظام

پنچایتی سسٹم

(دویم) مقدمہ بازی کو گھٹانے کا انتظام موقعہ پر بذریعہ فیصلہ پنچایتی کے بہت سُہولیّت سے اور عمدہ طور پر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پنچائیت موقعہ کی تحقیقات بُہت سہولیّت سے کر کے انصاف کر سکتی ہے۔ یہ انتظام اِس طور پر کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہر ایک موضع یا چند مواضعات ملحقہ میں ایک پنچائیت مقرر کرنی چاہیئے۔ جس کو ایک سو روپیہ تک مقدمات کا فیصلہ اور سیل اجرائے ڈگری کرانے کا اختیار ملنا چاہیئے۔ اِس پنچائیت کو بذریعہ قانون کے ایکٹ کے قائم کرنا چاہیئے۔ اور ارا ضیات و لگان کے خفیف مقدمات اور لین دین کے خفیف مقدمات یہ پنچائیت بلا مصارف کورٹ فیس کے سماعت کرے۔ جس کی اپیل رونیو افسر علاقہ کے پاس ہو۔ اِس طور پر افسران مال سے لگان کے مقدمات کا کام اور دیوانی مقدمات کا کام ہلکا ہو جاویگا۔ اور صرف چند مقدمات کی اپیل سماعت ہو گی۔ اور وہ کام تشخیص معاملہ و پڑتال گرداوری و تصدیق انتقالات کی طرف زیادہ توجہ دے سکینگے۔ اور زمینداران کے باہمی تنازعات بھی گھٹ جاوینگے۔ پنچائیت کا طریقہ کچھ نیا نہیں ہے۔ اور اِس مُلک کے قدیم رسم و رواج کے مطابق ہے۔ اور پنچائیت سسٹم بذریعہ قانون کے بھی بعض حالات میں تسلیم ہو گیا ہے۔ چنانچہ احاطہ مدراس میں پہلے سے پنچائیتی سسٹیم بذریعہ قانون کے تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اضلاع سرحدی میں

جرگہ سسٹم اس پنچائیت طریق کی دوسری نظیر ہے۔ اگرچہ یہ اعتراض بعض اشخاص
کی طرف سے وارد ہوگا۔ کہ آمدنی اشٹام میں کمی ہوگی۔ مگر جب زمینداران مقدمہ
بازی کے مخمصہ سے چھوٹینگے۔ وہ زیادہ توجہ زراعتکاری کی طرف دیوینگے اُس
وقت زمین سرکاری کا معاملہ گنی گُنا بڑھ جاویگا۔ اِس واسطے کمی اشٹام کا سوال
بھی بالکل گر جاتا ہے۔ پنچائیت سسٹیم کا سوال ایسا ہے۔ جس کی طرف خیرخواہانِ
مُلک و افسران سرکاری کو بہُت توجہ دیکر کونسل واضع قوانین میں پیش کرکے
پاس کرانا چاہیئے۔ اور یہ تجویز خالص زراعتی رقبہ جات کے لئے بہُت مفید
ہوگی۔ لیکن جب تک سرکار کوئی دست اندازی نہیں کرتی۔ زمینداران باہمی
اتفاق سے بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اِس میں بھی شک نہیں ہے۔ کہ اِس
وقت سرِدست پنچائیت کے لئے لائق اور دیانتدار ممبروں کا ملنا مشکل امر ہے
لیکن زمانہ کی ترقی کے ساتھ تعلیم کی روشنی سے رفتہ رفتہ ایسے ممبروں کا مِلنا
آسان ہو جاویگا۔ اور اب بھی بعض بعض ایسے دیانتدار زمینداران موجود ہیں۔
جن کے وجود پر گردنواح کے زمینداران اعتبار کامل رکھتے ہیں۔ اور باہمی
مقدمات اُن کی رائے پر تصفیہ کرتے ہیں +

بنیا کا قرضہ و سود

سیوم زمینداران کے ساتھ چھوٹی چھوٹی رقوم کا حساب کتاب دستی
ہونا چاہیئے۔ زمینداران کے بچے جب تعلیم پالیوینگے۔ وہ حساب کتاب
رکھنے کے قابل ہو جاوینگے۔ تب اُن کو اپنا نفع نقصان معلوم ہوتا رہیگا۔
اور اِس طور پر وہ آمدنی اور خرچ کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو سکینگے۔

اور فضول خرچی سے باز آوینگے - راقم کو ذاتی تجربہ ہے - کہ دُکان پر حساب کتاب رکھنے سے ایک تو دیر ینہ ہونے کی وجہ سے دوسرا ہاتھ سے رقم نہ نکلنے کی وجہ سے عموماً بہت بے احتیاطی اور فضول خرچی کی عادت بڑھ جاتی ہے - لیکن اگر کسی وجہ سے کوئی زمیندار تازہ رقوم دستی نہیں دے سکتا - تو اُن کو ایک پاس بُک بطور یادداشت کے رکھنی چاہیئے - جس میں وہ بنیا سے اپنا حساب تازہ لکھوا لیا کرے - اور اُس پاس بُک کے اندراج تازہ کو کسی شخص سے پڑھوا کر صحت کی تصدیق کرا لیا کرے - اِس طور پر وہ بنیا کی چالاکی سے بچ جاویگا - اور ساتھ اُن کے ہاتھ میں اپنے خرچ کا حساب بھی رہیگا - بڑی بڑی رقوم قرضہ کے لینے کے لئے زمینداران کو باہمی امداد کے لئے زراعتی انجمن ہائے دیہی اور زراعتی بینک قائم کرنے چاہیئں -

انجمن ہائے دیہی و زراعتی بنک

انجمن ہائے دیہی قائم کرنے کا قانون حال میں اِس مُلک میں رائج ہوا ہے - اِس لئے اُس کے متعلق وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے -

(۱) حال میں کچھ عرصہ سے گورنمنٹ عالیہ کی توجہ زراعتی انجمن ہائے اور زراعتی بنکوں کے قیام کی طرف ہوئی ہے - چنانچہ ایسے انجمن ہائے و بنک زیر ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۴ء چلائے جاتے ہیں - انجمن ہائے دیہی کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے - کہ زمینداران باہمی امداد کا طریقہ سیکھیں - اور غریب زمینداران کو نرم سود پر تھوڑی رقوم قرضہ آسانی سے مل سکے - اِس سے دولتمند زمینداران کو بھی فائدہ ہے - کہ وہ اپنا روپیہ فائدہ کے ساتھ لگا سکینگے - بجائے اِس کے کہ وہ زمین میں گاڑیں - یا زیورات بنا کر جسم پر گھسا دیں - علاوہ ازین

زمینداران کو عمدہ تجاویز سوچنے اور لیاقت دکھلانیکا موقعہ حاصل ہوگا +

(۲) یہ معلوم رہے۔ کہ ایکٹ میں کوئی خاص نمونہ انجمن ہائے دیہی کا نہیں ہے۔ اتفاق باہمی خواہ کسی صورت میں قائم ہو کامیاب ہوگا۔ اِس میں باہمی واقفیت ضروری ہے۔ اور باہمی اعتبار اور اتحاد پسندیدہ ہیں۔ اِس لئے پنجاب میں ایسی انجمنہا کے جس کے ممبر ایک ہی قوم کے ہوں۔ اور آپس میں اکٹھے رہتے ہوں۔ خاصکر رونق پکڑینگی۔ ایسے گاؤں کی انجمن ہا جس کے باشندے ایک قوم کے ہوں یقیناً ترقی کرینگے۔ بہت سے گاؤں ایک انجمن بنانے کے واسطے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ممبران کی عمر ۱۸ برس سے زیادہ ہو۔ اور تعداد ممبران میں سے ⅘ کاشتکار ہوں۔ عام قاعدہ یہ بہتر ہوگا۔ کہ تمام ممبران کاشتکاری پیشہ رکھتے ہوں۔ گاؤں کے درکھان اور دیگر کاریگر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر ساہوکار عام طور پر شامل نہ کئے جاویں۔ کیونکہ اُن کو انجمن کی بہتری میں مطلق شوق نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی انجمن بصورت رہن یا خریدار اضیات میں قانون انتقال اراضی کے مطابق فائدہ اُٹھا سکیگی۔ جس طریق سے سرمایہ مہیّا کیا جاتا ہے۔ وہ ایک انجمن کا نمونہ بناتا ہے۔ ممبران مختلف طریقوں سے انجمن قائم کر سکتے ہیں۔ جن میں سے چار کا ذکر نیچے آئیگا۔ عام طور پر امانت میں رکھنے کا طریق نہایت ہی مناسب ہے۔ ایسی اقبال مند جماعت کے لئے جیساکہ وسط حصّہ پنجاب میں آباد ہے۔ ضلع میانوالی کا طریق بہت اچھا ہے غربی حصّہ پنجاب کے لئے جہاں کے لوگ غریب ہیں + مگر پنجاور کا طریقہ جو سب

سے بہتر ہے۔ اُس جگہ کے لئے جہاں کی شاملات غیر منقسم ہو۔ نہایت ہی موزون ہے۔ ایسی انجمنیں جو صرف امانتیں رکھتی ہیں۔ مفصلہ ذیل طریقہ سے قائم ہوتی ہیں۔ بعض ممبران روپیہ اپنی حیثیت کے مطابق امانت رکھتے ہیں۔ اور امانت کی امید زیادہ تر اُن لوگوں سے ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور آسودہ حال ہوں۔ تاہم انجمن کی مالی حالت جوں جوں بڑھتی جائیگی۔ اور اُس کے کاروبار کے اصولوں کی صداقت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جائیگی۔ تب ہر فرقہ کے لوگوں سے امانتیں آنی شروع ہو جائینگی۔ یہ امانتیں نزدیک کے ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں انجمن کے نام پر رکھی جائینگی۔ انجمن کا سرمایہ کسی ایسے شخص کے پاس بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جس کو مقامی وجوہات پر صاحب رجسٹرار انجمن ہائے دیہی۔ انجمن کی سفارش پر منظور فرماویں۔ پھر کمیٹی دیگر ممبروں کو جو قرض لینا چاہیں۔ ترتیب وار دیگی۔ قرضوں پر سود قریباً بحساب نو روپیہ فی صدی سالانہ کے حساب سے لینا چاہئیے اور امانت دینے والوں کو جس قدر روپیہ اُنہوں نے امانت میں رکھا ہو۔ قریباً پانچ روپیہ فی صدی کے حساب سے سود ملنا چاہئیے۔ اور امانت بغیر ایک سال کے پیشگی نوٹس دینے کے واپس نہیں دی جا سکتی۔ اُن رقوم پر جو کم عرصہ کے لئے دی جائینگی۔ کچھ سود نہیں ملیگا۔ بعد ادائے اخراجات کے انجمن کا منافع ریزرو فنڈ میں رکھا جاویگا۔ جو انجمن کا مستقل سرمایہ ہوگا۔ اور تقسیم نہیں ہو سکیگا۔ جب یہ رقم ایک ایسی تعداد تک پہنچ جاوے۔ جو اِس قدر بڑی ہو۔ یعنی انجمن کے کل قرضہ کا نصف ہو۔ اور ممبران کے قرضہ کا سود اِس شرح تک

گھٹایا جاوے۔ جو انجمن کے قواعد سے تجویز کیا گیا ہو۔ تو پھر یہ ضروری ہے۔ کہ آیندہ منافع کا ۱/۴ حصہ ریزرو فنڈ میں داخل کیا جاوے۔ ہر ایک ممبر ایک روپیہ یا جو رقم انجمن مقرر کرے۔ داخلہ دیگا۔ اور یہ رقم بھی ریزرو فنڈ میں داخل کی جاوے گی +

(۳) ضلع میانوالی میں پانچ انجمن ہائے مسلمانوں کے گاؤں میں کپتان کراسویٹ صاحب بہادر کی کوشش اور لائق ذیلداروں اور نمبرداروں کی مدد سے قائم ہوئی ہیں۔ اور قریباً چار سال سے جاری ہیں۔ اُن میں سے ایک سرمایہ بالائے تک اور دوسری کا آٹھ سو روپیہ تک ہو گیا ہے۔ اور باقی تین کا چار اور پانچ سو روپیہ کے درمیان ہے۔ ان کا طریق حسب ذیل ہے۔ ممبران نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ وہ ہر فصل پر ضرور اپنے غلّہ کا تھوڑا سا حصہ اپنی حیثیت کے مطابق انجمن کے فنڈ میں دینگے۔ جو چندہ دیا جاتا ہے۔ وہ ہر ایک ممبر کی مرضی پر ہے۔ اور عموماً رقم چندہ بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ یہ چندہ جس وقت دیا جاتا ہے۔ اُس وقت کے نرخ غلّہ کی شرح سے اُس کی قیمت ممبر کے کھاتہ میں جمع کی جاتی ہے۔ انتظامیہ کمیٹی جس قدر مناسب سمجھتی ہے۔ غلّہ کی نقدی بنا لیتی ہے۔ اور آیندہ تخم ریزی کے وقت ممبران میں سے جو قرضہ لینا چاہیں بیج یا بیل خریدنے کے لئے نقد یا جنس تقسیم کرتی ہے۔ قرضہ پر ایک یا دو سیر فی سال منافع لیا جاتا ہے۔ اور دیگر اغراض کے لئے بھی قرضہ دیا جایا کریگا۔ جبکہ رفتہ رفتہ انجمن کی مالی حالت میں گنجائش ہوتی جائیگی۔ انجمن کا منافع ایک تو سود ہے۔ جو قرضہ پر لیا جاتا ہے۔ دوسرا وہ

قیمت غلّہ کے نرخ کا تفاوت ہے ۔ جو وقت فصل اور تخم ریزی کے درمیان ہوتا ہے یہ تفاوت نرخ اُس رقم سے جو سود کے ذریعہ وصول ہوتی ہے ۔ عموماً زیادہ ہوتا ہے تمام منافعہ ایک مشترکہ سرمایہ میں جو تقسیم نہیں ہو سکتا رکھا جاتا ہے ۔ دس سال تک جو چندہ ممبران ادا کرتے ہیں واپس نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اِس میعاد کے بعد جو ممبر چاہے اپنا چندہ واپس لے سکتا ہے ۔ دس سال کے خاتمہ پر انجمن کا سرمایہ ایک معقول رقم تک پہنچ جائیگا ۔ اور آئندہ کے لئے ممبران چندہ دینا نہ چاہیں ۔ تو یہ انجمن بلا امداد چندہ کام کر سکینگے ۔ دو گاؤں میں انجمن کا سرمایہ ضرور کم سے کم ایک ہزار روپیہ تک پہنچ جائیگا ۔ اور ہمیشہ ایسا بڑھتا رہیگا ۔ کہ جس سے نہ صرف قرضہ ہی مل سکیگا ۔ بلکہ گاؤں کی دیگر ترقیات کے بھی کام آسکیگا ۔ اِس قسم کی تجویز سے تین بڑے فائدہ یہ ہیں ۔ (۱) یہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے ۔ اور پُرانے رواج کے مطابق جس کے رو سے لوگ ہر ایک اچھے فصل کا کچھ حصہ بچا رکھتے تھے ۔ (۲) کوئی مسلمان اِس پر اعتراض نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اِس سے اُس کو کوئی سود نہیں ملتا ۔ (۳) وہ غریب سے غریب دیہات کے لئے بھی مناسب ہے +

(۴) موضع پنجاور تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور میں ایک اور عمدہ طریق انجمن جاری کرنیکا آزمایا گیا ہے ۔ اور وہ کامیابی کے ساتھ ثابت ہوا ہے ۔ اِس کے واسطے کسی قدر غیر منقسمہ شاملات اراضی کا ہونا ضروری ہے ۔ جہاں شاملات اراضی مشترکہ ہو ۔ اُس کے لئے طریقہ مندرجہ ذیل فائدہ مند ہوگا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ تمام مالکان شاملات کو اِس بات پر اتفاق کرنا چاہئے ۔ کہ وہ اپنے

حصص غیر منقسمہ شاملات کو چند برسوں کے انتظام کے لئے کمیٹی کے سپرد کریں۔ آمدنی اور سود جو قرضہ پر وصول ہو۔ وہ انجمن کا سرمایہ ہے جو (الف) شاملات کی ترقی پر (ب) ممبروں کو قرضہ دینے پر خرچ کیا جاویگا۔ سرمایہ کا انتظام پانچ اشخاص کی ایک کمیٹی کریگی۔ اور اُس میں سے قرضہ مناسب شرح سود پر دئے جاویں اور کچھ حصہ شاملات کی ترقی حیثیت پر لگایا جاوے۔ شاملات کے مالک ہی صرف ممبر ہونگے۔ اِس قسم کی تجویز سے فوائد بہت ہیں۔ ایک تو مالکان دیہہ کو قرضہ بسہولیت ملجاتا ہے۔ دوسرا باہمی اتفاق سے شاملات کی حیثیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اُس سے نہ صرف مالکان شاملات کے حصص پیدا وار بچ جاتے ہیں۔ بلکہ اُن کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ کہ اُن کی آمدنی اُن کے اپنے ہی باہمی فائدہ کے واسطے استعمال میں لائی جارہی ہے۔ میعاد مقررہ کے اخیر پر ممبران اپنے معاہدہ کو پھر تازہ کر سکتے ہیں۔ یا اپنا اپنا حصہ معہ منافع لے سکتے ہیں۔ اِس تجویز کا یہ بھی ہے۔ کہ مالکان شاملات کی آمدنی سے اچھا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اِس وقت عام تجربہ یہ ہے۔ کہ مالکان کو بغیر دست اندازی اور مقدمہ بازی کے اپنا سب حصہ غیر تقسیم شدہ شاملات کے حاصل کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ مزید بران یا تو مالکان کی باہمی حسد سے شاملات کی خبر ہی نہیں لیجاتی۔ یا اُن کی کم عقلی سے برباد ہو جاتی ہے۔ پنجاور باہمی امداد کے فائدہ کی ایک عجیب مثال ہے۔ جب پہلے پہل ۱۸۹۲ء میں معاہدہ ہؤا۔ تو نصف سے زیادہ شاملات (رقبہ تقریباً دو ہزار گھماؤں) ہر وقت دریا سے بُرد ہو جانیکے خطرہ میں تھی۔ اور باقی چوؤں

(پہاڑی نالوں) سے خراب ہو جاتی تھی۔ اکیلا آدمی اُس کا انتظام کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ اگر کوئی کرتا بھی۔ مفید نہ ہوتا۔ باہمی اتفاق کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ سرکانہ اور درخت لگانے سے زمین بُرد ہو جانے سے بچ گئی۔ اور بُہت سا حصّہ زمین کا اِس انتظام سے بچ گیا۔ اصلی معاہدہ تیس برس کے لئے تھا۔ اِس بات کا تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ کہ اس میعاد کے خاتمہ پر زمین کس قدر ترقی کر جائیگی۔ ایک لاکھ شیشم کا درخت جو لگایا گیا ہے۔ صرف اُس کی قیمت ہی تین چار لاکھ روپیہ ہو جائیگی۔ آخر کار مالکان کو بُہت فائدہ ہو گا۔ چونکہ کمیٹی نے کھُلے دِل سے سلوک کیا ہے۔ اِس لئے مالکان کو دوران اقرار میں بھی فائدہ رہا ہے۔ کمیٹی نے راہنان کی طرف سے گاؤں کے تمام رہن لے لی ہیں۔ جن کی مالیت دس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور ہمیشہ راہن کو بغیر کسی ادائیگی کے اُس کی زمین کا بُہت سا حصّہ واپس دیا ہے۔ مثلاً ایک مالک کی نوّے گھماؤں زمین رہن ہے۔ کمیٹی نے نصف زمین فوراً راہن کو واپس کر دی۔ جس کو علاوہ ازیں باقی زمین کے فک کرنے میں کچھ ادا نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ تیس سال کے خاتمہ پر اس کا سرمایہ انجمن میں کم از کم زر رہن کے برابر ہو جائیگا۔ ممبران بھی کچھ عرصہ تک اپنی معمولی ضرورتوں کے لئے بحساب چھ روپیہ فی صدی سالانہ سود کے حساب سے قرضہ لیتے رہے ہیں۔ اور اُن کا اعتبار ایسا اچھا ہے کہ ساہوکار لوگ اِن کو اِسی شرح سود پر قرضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ اُن کے پڑوسیوں کو ۲۴ روپیہ فی صدی سود دینا پڑتا ہے۔ اب قریباً تین ہزار روپیہ اُن کے

پاس ہے۔ یا معمولی کاموں کے لئے قرضہ پر دیا گیا ہے۔ یہ نتائج پندرہ سو روپیہ سالانہ آمدنی پر حاصل ہوئے ہیں۔ بغیر امداد گورنمنٹ کے اور یہ نتائج زیادہ تر میاں ھیرا سنگھ کی کوششوں سے جو ایک تعلیم یافتہ راجپوت ہے۔ اور انتظامیہ لیاقت بہت رکھتا ہے۔ حاصل ہوئے ہیں +

(۵) قصبہ جلا لپور پیر والہ ضلع ملتان میں مسٹر لینگلی صاحب بہادر کی توجہ سے ایک بنک قائم کیا گیا ہے۔ جس کا سرمایہ پانچ روپیہ کے حصص سے جمع کیا گیا ہے۔ جو ایک ہزار روپیہ سے اوپر جمع ہو چکا ہے۔ اِس انجمن کے قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ کہ ہر ایک حِصّہ دار انجمن کے سرمایہ میں ۱۰۰ روپیہ تک روپیہ امانت رکھ سکتا ہے۔ شرح سود جو ممبران قرضہ پر دینگے۔ آٹھ آنہ سیکڑہ ماہواری ہے۔ اور حِصّہ داران کو ۱/۴ ماہواری سود دیا جاتا ہے۔ اِس انجمن نے فصل ربیع کے معاملہ کی آدائیگی کے لئے قریب بیس ممبران کو قرضہ دیکر اُن کی ضرورت کو رفع کیا ہے جن کو ساہوکاروں سے روپیہ نہ مِل سکتا تھا +

(۶) ممبران اگر چاہیں تو حِصّوں کے ذریعہ سے بھی سرمایہ بڑھا سکتے ہیں اگر کوئی انجمن بذریعہ حِصّوں کے قائم ہو۔ تو ایک حِصّہ پانچ روپیہ سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہئے۔ تاکہ غریب لوگ بھی اِس میں شامل ہو سکیں۔ حِصّے ایک مقررہ سرمایہ کو فوراً پیدا کرنے کے لئے مفید ہیں۔ اور وہ فرق بھی نہیں ہو سکتے مگر جب تک کہ سرمایہ کی ایک معقول رقم نہ بنجاوے۔ تو حِصّہ داران کو بڑی

رقم بطور انعام (بونس) کے ملیگی۔ صرف ممبران ہی حصہ لے سکتے ہیں اور کوئی ممبر ایک ہزار کی مالیت کے حصہ یا کُل تعداد حصّوں کے ⅕ سے زیادہ نہیں لے سکتا۔ امانتیں بھی اسی طریق سے لی جائینگی۔ جیسا کہ فقرہ نمبر ۲ میں مذکور ہے

(۷) ہر ایک انجمن کے سرمایہ کا انتظام پانچ یا زیادہ ممبران کی ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ جن کو کل ممبران ایک عام مجلس میں تین سال کی میعاد کیواسطے منتخب کریں۔ اور اُن کو اختیار ہوگا۔ کہ ممبران کو ایسی ضمانتوں پر جو مناسب سمجھیں۔ قرضہ دیں۔ قرضہ کے دینے میں کمیٹی کو چند قواعد کا پابند ہونا چاہئے۔ مثلاً تھوڑی رقم کی درخواستہائے قرضہ کو بڑی رقم کی درخواستوں پر اور اسی طرح ہمیشہ کی امانت رکھنے والوں کی درخواستوں کو دوسروں کی درخواستوں پر فوقیت دینی چاہئے۔ اس بات کے انسداد کے لئے انجمن کا روپیہ ایک جگہ پر نہ رُک جائے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ جو روپیہ انجمن کے ہاتھ میں ہو۔ اس کے ⅖ سے زیادہ رہن ہائے یا ایک سال سے زیادہ میعاد کے قرضہ میں ہرگز نہ لگایا جاوے۔ جو قرضہ جات ایک سال کے لئے دئے گئے ہیں۔ اُن کی میعاد کمیٹی ایک یا دو سال مزید کے لئے بڑھا سکتی ہے۔ اُن انجمن ہائے میں جن میں کُل ممبران قوم زراعت پیشہ زیر ایکٹ انتقال اراضی سے نہ ہوں۔ تو کمیٹی کو خاص طور احتیاط رکھنی چاہئے۔ تاکہ رہن منجانب ممبران قوم زراعت پیشہ اُن صورتوں میں سے جو کسی صورت میں ہو ایکٹ مذکور میں درج ہیں۔ انجمن کے انتظام کی دیگر تفصیلوں کے لئے نمونہ کی قواعد ذیل سے مدد لینی چاہئے۔ قواعد (موڈل بائی لاز) ایک ایسی انجمن کے لئے جس میں حصہ نہ ہوں۔ بنائے گئے

ہیں۔ جو فقرہ ۲۵ پمفلٹ مشتہر کردہ محکمہ صاحب رجسٹرار ہائے دیہی بینک ہیں۔ اِن میں سے بہت سے نمونہ کے قواعد (موڈل بائی لاز) سب قسم کی انجمن ہائے کے لئے مناسب پائے جائینگے۔ خاص معاملات میں انجمن ہائے کے بانی غور کرینگے۔ کہ آیا وہ مقامی ضرورتوں کے لئے مناسب ہیں یا نہ۔ مثلاً ایک انجمن نے جو ابھی قائم ہوئی ہے۔ اِس بات کا فیصلہ کر دیا۔ کہ ممبران کے آرام کے لئے سود جنس گندم میں لیا جاوے۔ پھر بھی اُن کو اُس شرح سے جو کمیٹی نے مقرر کی ہے۔ سود نقدی میں دینے کی ممانعت نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کسی انجمن کے ممبر اِس بات کو ترجیح دیں۔ کہ نئے ممبر بجائے کمیٹی کے انتخاب کرنے کے ایک عام اجلاس میں منتخب کئے جاویں۔ انہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کہ قرضہ ایسے اغراض کے لئے جیسے کہ شادی یا غمی ہے۔ نہ دِئے جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کسی انجمن کے ممبر عام اجلاس میں غایت تعداد قرضہ جو ایک ممبر کو مِل سکتی ہے۔ مقرر کریں۔ یا جلسہ میں غیر حاضری کی بابت جُرمانہ کریں۔ اور باتوں میں بھی خاص خاص انجمن ہائے میں اگر تغیر و تبدل کرنا مناسب نظر آوے تو کریں۔ پس قواعد میں کسی تبدیلی یا ایزادی کرنے کیواسطے کوئی اعتراض نہیں۔ صاحب رجسٹرار ہر ایک تبدیلی اور ایزادی منظور کرینگے۔ بشرطیکہ اُس سے کسی انجمن کے کامیاب انتظام میں خلل نہ پہنچے۔ قواعد (موڈل بائی لاز) ایسی انجمن ہائے کے لئے جیسے کہ میانوالی اور پنجاور کے ہیں اور صاحب رجسٹرار نے بنائے ہیں۔ اور وہ ہر شخص کو جو بذریعہ خط یا پوسٹ کارڈ اُن سے درخواست

کریگا۔ بھیجدینگے۔ حساب کتاب کے مختلف نمونے جو ان انجمن ہا کے لئے ضروری ہیں صاحب رجسٹرار بڑی خوشی سے اُن کو بھی بھیجدینگے۔ ہر ایک انجمن کا حساب جو اُس کے بعد قائم ہو جہانتک ہوسکے اُردو میں ہونا چاہیئے۔ اِن نمونوں میں جو صاحب رجسٹرار نے تجویز کئے ہیں۔ صاحب رجسٹرار ہر سال اُن کی پڑتال کریں گے ممبران کو اِس طرح سے اطمینان رہیگا۔ کہ اُن کے حقوق کی نگرانی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کو اِس بات کا اختیار ہے۔ کہ اِس ایکٹ کے اغراض کے لئے قواعد مرتب کرے۔ فی الحال یہ منشا ہے۔ کہ امور ذیل کے لئے قواعد بنائے جاویں۔

(۱) بابت ثالثی اور تعمیل فیصلہ ثالثی ✦

(۲) نسبت اِس امر کے کہ انجمن کے موجودہ قواعد میں کوئی تبدیلی یا ایزادی بغیر منظوری صاحب رجسٹرار اور ممبران کی کثرت رائے کے جس کی تعداد ⅔ حصہ سے کم نہ ہو۔ جو عام اجلاس میں لئے جائینگے نہیں ہوگی ✦

(۳) گورنمنٹ ہند کو اِس بات کا یقین ہے۔ کہ کاشتکاران اور دیگر اشخاص کو امداد قرضہ کے انجمن ہائے سے بہت فائدہ پہنچیگا۔ ایسی پنچائیتوں کے بڑھانے کے لئے گورنمنٹ نے مالی رعایت بھی منظور کی ہے۔ سب سے اوّل یہ کہ قرضہ نہایت ہی فیاضانہ شرائط پر دیگی۔ ہر ایک انجمن کو دو ہزار روپیہ تک قرضہ دیگی۔ بشرطیکہ وہ حصہ سرمایہ سے یا اُس پدبد سے جو خاص مدّت کے لئے امانت رکھا گیا ہے زیادہ قرضہ نہ دے۔ گورنمنٹ کے قرضہ کا سود تین سال تک معاف ہوگا۔ اور اُس کے بعد چار روپیہ سیکڑہ سالانہ کی شرح سے سود پڑیگا۔ اور گورنمنٹ کو سالانہ

قسطوں میں دیا جاویگا - جو اُس رقم قرضہ کی ½ سے زیادہ نہ ہوگا - جو گورنمنٹ نے دِئے تھے - ایسے قرضے اُن انجمن ہائے کو دِئے جائینگے - جو میانوالی اور پنجاود انجمن ہائے کے نمونہ پر ہوں - اور اُن انجمن ہائے کو دِئے جاوینگے - جن کا کام امانت پر چلتا ہے - بشرطیکہ صاحب رجسٹرار کو اطمینان ہو جاوے - کہ امانتیں ایک مقررہ مُدّت تک نیک نیتی کے ساتھ رکھی گئی ہیں اور انتظام عمدہ ہے - اگر یہ معلوم ہو - کہ اُنہیں صرف سرکار سے قرضہ لینے کے لئے رکھا گیا ہے - تو صاحب رجسٹرار فوراً انجمن سے قرضہ کا روپیہ وصول کرینگے - گورنمنٹ نے اُن دستاویز پر جو کوئی رجسٹری شدہ انجمن لکھے - یا اُس کے حق میں لکھی جاویں اسٹام کی معافی فرمائی ہے اور ایسا ہی رجسٹری کی فیس معاف ہے - اور انجمنہائے کو انکم ٹیکس بھی معاف کیا گیا ہے - گورنمنٹ نے ایک افسر صاحب رجسٹرار مقرر کئے ہیں - جو ہر طرح کی مدد جو وہ دے سکتے ہیں - دینگے - اور ہر ایک انجمن کا حساب سال میں ایک دفعہ پڑتال ضرور کرینگے - ہر ایک انجمن کی رجسٹری ہوگی - جب تک درج رجسٹر نہ ہو - یہ کوئی قانونی وقعت نہیں رکھیگی - اُس پر کچھ خرچ نہیں ہوگا - اندراج رجسٹر کی درخواستوں پر کم از کم دس ممبروں کے دستخط ہونے چاہئیں - اور لاہور میں مع اُن قواعد کے جو وہ تجویز کریں بھیجنے چاہئیں - ہر ایک انجمن میں کم از کم دس ممبر ہونے چاہئیں - جس قدر زیادہ تعداد ہوگی - اُسی قدر زیادہ مضبوطی ہوگی +

(۴) انجمن ہائے امداد قرضہ ازمائشی نہیں ہیں - اور یورپ کے مختلف ملکوں میں ہزاروں قائم ہو کر کامیابی سے چل رہی ہیں - اور چند ایک ہندوستان

میں بھی اچھا کام کر رہی ہیں۔ اگر کام کے لحاظ سے دیکھا جاوے۔ تو اُن کی
کامیابی تحقیق ہے۔ بشرطیکہ اُن کا انتظام اچھی طرح سے ہوتا رہے۔ عام بنک
نہایت ہی کامیاب ہوتا ہے۔ مگر انجمن امداد قرضہ کو بہ نسبت عام بنک کے بُہت
فائدہ حاصل ہیں۔ بنک کی عمارت اور عملہ پر بہت روپیہ خرچ آتا ہے۔ دیہاتی
انجمن کا انتظام مُفت ہو جاتا ہے۔ اور عملی طور پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ بنک کو
بُہت سے نادہند قرضداروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اور مقدمات میں بہت بھاری
خرچ کرنا پڑتا ہے۔ دیہاتی انجمن میں کوئی نادہند قرضدار نہ ہوگا۔ کمیٹی کو قرضدار
کی دیانتداری اور وسائل آمدنی کا پورا علم ہوتا ہے۔ اور اُس کے مطابق وہ قرض
دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جو لوگ بنک سے برتاؤ کرتے ہیں۔ اکثر اوقات بد دیانتی
کرتے ہیں۔ لیکن دیہاتی انجمن کا کوئی ممبر اپنے ساتھی دہقانوں اور ہم قوم لوگوں
کو دھوکا نہیں دیگا۔ بنک ہر ایک سے لین دین کرتا ہے۔ لیکن دیہاتی انجمن صرف
اُن لوگوں سے جو بطور ممبران منظور کئے جاویں۔ دیہاتی انجمن ہائے کو عملی طور پر کوئی
خرچ مقدمات کا نہیں اُٹھانا پڑیگا۔ کیونکہ ممبران کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے
جھگڑے ثالث کے سپرد کریں۔ پس ازروے دلائل متذکرہ بالا دیہاتی انجمنہائے
سود کی آسان شرح پر نفع اُٹھانے کے لئے روپیہ قرض پر دے سکتے ہیں۔ اور
امانتوں پر اچھی شرح سود ادا کرنے سے کافی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ یوروپ کے
کاشتکاروں نے جنہوں نے پچاس سال گذشتہ میں انجمن ہائے امداد قرضہ قائم
کی ہیں۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو قرض سے چھوڑا لیا ہے۔ اور بُہت دولتمند ہوگئے

ہیں۔ حالانکہ وہ جنہوں نے ایسی انجمن ہائے سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ وہ پہلے سے ہمیشہ کی نسبت زیادہ مقروض ہوگئے ہیں ؞

(چہارم) ہٹے کٹے گداگروں اور مُشٹنڈوں کے ظلم سے ملک کا بچاؤ

ہٹے کٹے گداگروں اور مُشٹنڈے فقیروں کے ظلم سے مُلک کا بچاؤ تب ہوگا۔ جبکہ گورنمنٹ بذریعہ قانون کے مددگار ہو۔ ہندوستان کی آبادی کا چہارم حصہ ایسے گداگروں کا ہے۔ جس میں بمشکل دسواں حصہ اصلی مستحقان ہونگے۔ یہ لوگ کام کرنے والے لوگوں کے اوپر بوجھ ناجائز ہیں۔ اور محنت کش زمینداران کی روزی کا ایک بڑا حصہ روزمرّہ گداگری سے تقسیم کر لیتے ہیں۔ اور اُس کے بدلہ میں مُلک اور لوگوں کی کوئی خدمت نہیں کرتے۔ جب زمینداران کو سودخواروں اور نقصان رسان کیڑوں سے بچانے کا کام گورنمنٹ کرتی ہے۔ تو ایسے وجوہات ان کام چور سُست ہٹے کٹے انسانی درندوں سے بچانے کے لئے بھی موجود ہیں۔ بہتر ہوگا کہ انگلستان اور دیگر مہذب ممالک یوروپ کی طرح اُن کی بندش بذریعہ قانون کی جاوے۔ اگر ایسے آدمی لوگوں کو تنگ کرتے ہوئے پائے جاویں۔ اُن کو فی الفور (پور ھاوس) یعنے غریب خانہ میں کام کرنے کے لئے بھیجدیا جاوے۔ اور وہاں اُن سے جائز محنت لیکر مزدوری دی جاوے۔ اور جب تک ایسا قانون پاس نہیں ہوتا اہالیانِ مُلک کو خود قوی دل ہونا چاہیئے اور اِس روزمرّہ کی زندہ بلا سے خود اپنی جان چھوڑانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور صاف طور

پر ایسے لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کر دیا جاوے ۔ کیونکہ خیرات مستحق کے لئے ہے ۔ غیر مستحق کے لئے دینا ناجائز ہے +

(پنجم) کنجروں اور آوارہ گرد قوموں کا انتظام جو زمینداران کے نوجوان بیٹوں پر اپنا

ہتھ ڈالتے ہیں۔ اِس طور پر ہو سکتا ہے ۔ کہ جیسا کہ میونسپل ہائے کے حدود کے اندر چکلوں کے ہٹانے کا دفعہ ۲۰۴ ۔ میونسپل ایکٹ کے ذریعہ سے کیا گیا ۔ راقم کی رائے ضابطہ فوجداری کے مناسب ترمیم کے ساتھ فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے ۔ امدیہ امر باعث تکلیف عامہ سمجھا جانا چاہئے ۔ کیونکہ جب شہروں کے اندر ایسے بدچلن آدمیوں کے دور کرنے کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے ۔ تو راقم کی رائے میں زمیندار جو سب کی پرورش کا ذمہ وار ہے ۔ اور جو سرکار کو فوج کے لئے مضبوط جوان بہم پہنچاتا ہے ۔ وہ ہر طرح سے مستحق ہے کہ بمثل شہری لوگوں کے اُن کی صحت اور چال چلن کا لحاظ کیا جاوے ۔ اور کنجروں اور فحش پیشہ ور لوگوں کی صحبت بد سے اُن لوگوں کو بچایا جاوے ۔ علاوہ گورنمنٹ کے خود زمیندار والدین کو بھی ایسے لوگوں کو اپنی زمینات میں ڈیرہ نہ لگانے دینا چاہئے ۔ کیونکہ زمینات و مکانات میں رہنے کی اجازت نہ دینا خود زمینداران کے اپنے اختیار میں ہے +

چوتھا باب

نقص کاشت

زمینداران کی زیرباری کا ایک سبب ناقص طریق کاشت بھی ہے۔ زمیندار عموماً کاشت بہت ہی سرسری طور پر اور بے پرواہی سے کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی محنت کو ٹھیک طریق پر استعمال کرنا نہیں جانتے۔ ایک زمیندار اگر باطریقہ کاشت کرے۔ تو تھوڑی زمین سے اس قدر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جو اُس سے چارچند زمین کا مالک بے طریقہ کاشت نہیں اُٹھا سکتا۔ تحصیل ملتان میں ایک زمیندار ایک چاہ کا مالک ہے۔ جو اپنی باطریقہ محنت اور کاشت سے اُسی چاہ کی پیداوار سے ایک تحصیلدار کی تنخواہ بعد منہائی معاملہ وغیرہ کے حاصل کرتا ہے +

زمینداران کا نقص کاشت مختصراً مندرجہ ذیل اقسام پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جس کا علاج بھی ساتھ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے :-

اوّل۔ کھیتیوں کی لٹھ بندی۔ یعنے مینڈیں بنانا +

عام طور پر کسان لوگ کھیتوں کی مینڈیں زمین سے مشت بھر سے اوپر نہیں بناتے۔ چنانچہ ایک دفعہ کپتان گولڈسٹریم صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایک موضع کی پڑتال گرداوری خریف کے وقت راقم سے دریافت کیا۔ کہ نہر کا پانی اِس سال کیسا ملا

ہے۔ میں نے جواب دیا۔ "اچھا پانی اخیر تک جاری رہا ہے" پھر صاحب موصوف نے دریافت کیا۔ کہ "پھر خرابہ کی کیا وجہ ہے" میں نے عرض کیا یہ خرابہ کی وجہ زمین خود بخود بول رہی ہے" جناب ملاحظہ فرماویں۔ اِس کھیت میں ارد گرد کوئی مینڈ نہیں لگائی گئی۔ جس سے کافی تری زمین میں رہ سکے۔ اور پھر حضور دیکھیں کہ بنجر شگافی کیسی ناقص ہوئی ہے۔ کہ مُنڈیاں برابر موجود ہیں۔ اور ہل کیسا ناقص چلایا گیا ہے۔ اب کاشت کی ایسی حالت ہے تو زمین خاک پیداوار دیوے۔ کیونکہ پہلے تو قُلبہ رانی و بنجر شگافی ناکافی ہے۔ پھر زمین کو پانی سے اِس طور سے چھوڑ دیا گیا ہے جیسا کہ غریب آدمی روٹی کے اوپر تھوڑے گھی کا پوچا پھیر دیتا ہے" صاحب موصوف اِس جواب سے ایسے مطمئن ہوئے کہ اُن کے مُنہ سے سوائے "الرائٹ" کے کچھ نہ نکلا۔

اِس موقعہ پر زمینداران کی سُستی کو ظاہر کرنے کے لئے ایک اور واقعہ کا ذکر کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ دو تین سال کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایک صاحب بہادر مہتمم انہار نے ایک حُکم بنام زمینداران واسطے رفع کرنے ناکامیابی فصل کے جاری فرمایا۔ جس سے صاحب موصوف کا دوہرا خیال تھا۔ ایک تو زمینداران کا منافع۔ دوسرا بموجودگی کافی بینڈ کے پانی نہری کے ضائع کرنے کو روکنا۔ اُس حُکم میں صاحب موصوف نے زمینداران کو ہدایت کی کہ وہ نصف نصف ایکڑ یعنے بیگھہ بیگھہ کے کھیت بناویں۔ جن کے گرد ایک ایک فٹ اونچی مینڈیں لگاویں۔ مگر زمینداران اس قدر سُست نکلے کہ اُنہوں نے اب تک کوئی تعمیل حکم مذکور کی نہیں کی۔

ڈیرہ غازیخان کے علاقہ پچادھ میں آبپاشی کا ذریعہ صرف رود کوہی اور بارش کا پانی ہے - وہ لوگ پانی کی قدر بخوبی جانتے ہیں - اُن کی زمینات کے اِرد گرد بہت بڑی بینڈیں ہوتی ہیں - جن کو لٹھ بولتے ہیں - جو سطح زمین سے چھ چھ فٹ یا اس سے بھی بعض زیادہ اونچی ہوتی ہیں - اگر ایک دفعہ ایسی زمینات میں جن کو بندہ بولتے ہیں - پانی آجاوے - تو اُسی ایک پانی پر قلبہ رانی اور تخم ریزی ہو جاتی ہے - اور اُسی پر اخیر پر فصل بھی پک کر تیار ہو جاتا ہے - دوسرا پانی دینا وہ لوگ معیوب سمجھتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ دوبارہ زمین کو بھاڑہ دینے سے زمین کمزور ہو جاتی ہے پس یہ بہت ضروری ہے کہ مینڈ ہائے کافی اونچی ہوں - اور سیک کے لئے کافی پانی لے سکیں - یہ ایک معمولی کام ہے - جس کا انتظام خود زمینداران ہی کے ہاتھ میں ہے +

دوم - کھاد کا استعمال نہ کرنا - اور کھاد کا بے طریقہ استعمال +

جٹ قدرت کا پُتر ہے قدرتی آب وہوا میں وہ پیدا ہوتا ہے - اور قدرتی آب وہوا سے وہ پرورش پاتا ہے - بس قانون قدرت کی پیروی سے اُس کو فائدہ اُٹھانا چاہئے - خداوند کریم پہاڑوں کی مٹی کی کھاد سے زمینوں کو طاقت دیتا ہے - دریاء میں جمادی کھاد پہاڑوں سے آتی ہے - اور وہ نہروں میں داخل ہو کر زمینات تک پہنچتی ہے - یہی وجہ ہے - کہ بعض دریاؤں میں مٹ یعنے دریا کا کھاد زیادہ اور بعض میں کم ہے - کیونکہ جس قسم کا مادہ پانی میں ہوتا ہے - اُسی قسم کی کھاد زمینات کو اُسی قدر فائدہ دیتی ہے - دریاء سندھ کے مٹ میں اِس

قدر طاقت نہیں ہوتی - جو دریاء چناب کے مٹ میں ہوتی ہے - پس جب قدرت اپنے ہاتھ سے کھاد ڈالکر تُم کو زمین کی پرورش کا سبق دے رہی ہے - تو اے قدرت کے بیٹے تُم کیوں نہیں عملی طور پر قدرت کی پیروی کرتے - زمین کی پرورش اور غلّہ کی کافی مقدار اور عمدہ قسم حاصل کرنے کے لئے کھاد کا دینا ضروری ہے - جو زمیندارانِ ہندوستان کو بلا مشقت حاصل ہو سکتی ہے - ہم لوگ کیسے سُست اور غافل ہیں - کہ روزمرّہ ہماری آنکھوں کے سامنے ایسی نظیریں گذر جاتی ہیں - مگر پھر بھی ہم کوئی نتیجہ اُس سے حاصل نہیں کرتے آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا - کہ روزمرّہ چوہڑھے چمار لوگ ہماری زمینات سے ہڈیاں چُن چُن کر جمع کرکے فروخت کرتے ہیں - اور ریلوں پر گاڑیوں کی گاڑیاں بھری جا کر دساور کو جارہی ہیں - وہ ہڈیاں جن کو تُم ناکارہ اور غلیظ چیز سمجھتے ہو غیر ملکوں میں پُہنچکر علاوہ بٹن اور چاقو کے دستے بنانے کے چورہ بنکر کھیتوں میں کھاد کا کام دیتی ہیں - لیکن تُم لوگ غلیظ ناکارہ چیز سمجھ کر اُن کو اُٹھانے دیتے ہو واضح ہو کہ دس پندرہ سال سے پہلے جو ہڈیاں تُم لوگ زمینوں پر پھینکتے تھے - کوئی اُن کو نہیں اُٹھاتا تھا - جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا - کہ عرصہ گذر جانے پر وہ بارش کے پڑنے اور مٹّی کے ہیر پھیر سے گل گل کر خود بخود زمین میں مِل جاتی تھیں - اور اِس طور پر زمین میں کھاد کا کام دیتی تھیں - مگر اب وہ قدرتی طور پر زمیں نہیں مِلتیں - بلکہ رزیل لوگ اُن کو اُٹھا کر اِس مُلک سے باہر کر دیتے ہیں - ہڈیوں میں فاسفورس ایک مقوّی مادہ ہے - جو انسانی زندگی اور قوّت کا معاون ہے -

جب زمین میں فاسفورس ہڈیوں کے ذریعہ سے ملجاتا ہے - تو اناج کے ذریعہ سے یہ ہمارے جسم کی پرورش کرتا ہے - بس آپ سمجھ لیویں - کہ یہ ناکارہ اور غلیظ ہڈیاں نہیں ہیں - جو چمار اور چوہڑے اُٹھا کر فروخت کر رہے ہیں - بلکہ آپ لوگوں کے دِل اور دماغ کی طاقت فروخت کر رہے ہیں - اِس لئے مناسب ہے کہ آپ لوگ اِن کو خود استعمال میں لا کر فائدہ اُٹھاویں - اگرچہ بہت قسم کی کھادوں کا ذکر کرنا اِس کتاب کے مضمون کو بڑھا دیویگا - مگر تاہم بھی چونکہ ہمارا منشاء اِس کتاب کو اور بھی مُفید بنانے کا ہے - اِس لئے ہم مختصراً کھادوں کی قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں - کھاد تین قِسم کے ہیں -

اوّل نباتاتی - وہ کھاد جو نباتات یعنے سبزیوں سے حاصل ہوتی ہے - یہ قدرتی اور مصنوعی طریق سے تیار ہو سکتی ہے - ہندوستان ایسا مُلک ہے جہاں قدرتی کھاد ہر قِسم کی عام ہے - اور جہاں مصنوعی کھاد کی ضرورت زمینداران کو شاذ و نادر پڑتی ہے - ہمارے اِرد گرد نیچے لکھی ہوئی نباتاتی کھاد عام ہے +

(۱) درختوں کے پتّے جن کو ناکارہ سمجھ کر آوارہ طور پر گلنے اور سڑنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں - بہت عمدہ کھاد ہے - خاص کر کے درختوں کے لئے گڑھے میں گلا کر اُسے استعمال کرنا چاہئے - راکھ بھی مُفید ہوتی ہے +

(۲) زمین کا خودرَو گھاس جس کو ہل چلا کر کے زمین میں ملا کر کھاد کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے +

(۳) فصلوں کے دروکے بعد سٹہ اور جڑیں - مُنڈھی - اگر ہل پھیر کر کے

زمین میں ڈال دیجاوے۔ تو گل کر کھاد کا کام دیتی ہے +

(۴) نیل کی لکڑی معہ گلے ہوئے پتے۔ اور پانی جو نیل بلونے کے بعد بچے۔ گل کر عمدہ کھاد بنتے ہیں +

(۵) سن کا پودا۔ تل کا پودا۔ پوست کا پودا بعد کاٹے جانے فصل کے بہت عمدہ کھاد بنتی ہے +

نباتاتی کھاد بنانیکا طریق

پتوں یا پودوں کو ایک گڑھے میں دبا کر اوپر مٹی سے دبایا جاوے۔ اور جب گل جاویں۔ تب بطور کھاد استعمال کریں۔ یا جلا کر راکھ استعمال کریں +

دوم حیواناتی کھاد۔ اِس کے بھی دو قسم قدرتی اور مصنوعی ہیں۔ حیواناتی قِسم کی کھاد حسب ذیل ہمارے اِرد گرد عام ہے۔ اور ہم ناکارہ سمجھ کر اُس کا استعمال نہیں کرتے +

(۱) ہڈیاں۔ گوشت۔ پوست۔ مُردہ جانوروں کا اور جانوروں کی لاشیں جن کو ہم کھُلے طور پر ہوا خراب کرنے کے لئے باہر پھینک دیتے ہیں۔ اِس کو ایک گہرے گڑھے میں آبادی سے دور جمع کرنا چاہیئے۔ اور مٹی سے دبا کر رکھا جاوے ہڈیاں کوٹ کر بھی استعمال ہو سکتی ہیں +

(۲) اونٹ۔ بکریوں۔ بھیڑوں کی میگنیاں۔ گائیوں۔ بھینسوں کا گوبر۔ گھوڑوں کی لید۔ اور جانوروں کا پیشاب عمدہ کھاد ہے۔ اِس کو ایک

گڑھے میں جمع کر کے اوپر ایک چھپّر ڈال دینا چاہیئے - اگر موسم خشک ہووے تو تھوڑا سا پانی اوپر ڈال دینا چاہیئے +

(۳) چمگادڑوں اور پرندوں کی بیٹ یہ عمدہ کھاد ہے - جو پہلے سے گلی ہوئی ہوتی ہے +

چنانچہ جنوبی امریکہ میں دریائی پرندوں کی بیٹ موسوم گوانو دُور دور مُلکوں میں اچھی قیمت پر فروخت ہوتی ہے - اور بطور کھاد استعمال ہوتی ہے +

اے ہندوستانی زمیندارو کیا تم اِس کھاد کو جو تُم کو قدرت نے بلا قیمت بہم پُہنچائی ہوئی ہے استعمال کر کے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ؟

حیواناتی کھاد بنانے کا طریق

واضح رہے کہ جوان اور فربہ جانور کی کھاد بہت عمدہ ہوتی ہے - اِس لئے کہ کمزور اور بوڑھے جانور بہت سا حصّہ خوراک کا اپنی طاقت کے لئے جذب کرتے ہیں - اور جوان جانوروں میں بہت سا حصّہ خوراک کا بوجہ طاقت کے جذب نہیں ہوتا +

حیواناتی کھاد بنانے کے طریق بہت سے ہیں - مگر یہاں صرف دو سیدھے سادے طریق کا ذکر کیا جاتا ہے :-

اوّل - کسی اونچی زمین پر ایک گڑھا کھود کر اُس کے اوپر چھپّر ڈالنا چاہئے ہے - اُس گڑھے میں روزمرّہ گوبر معہ گوڑا کرکٹ - درختوں کی پتّیاں جمع

کردینی چاہیئے ہیں۔ مویشی خانہ میں ایک گھڑا گاڑ دینا چاہیئے۔ جس میں ایک نالی کے ذریعہ سے جانوروں کا پیشاب جمع ہوتا رہے۔ وہ پیشاب بھی روزمرّہ اُس گڑھے میں گوبر کے اوپر ڈالتے رہیں۔ جب یہ گڑھا پُر ہو جاوے۔ تو اوپر مٹی سے پُر کر دینا چاہیئے۔ جب سڑ گل جاوے۔ بطور کھاد استعمال کیا جاوے +

چھپر ڈالنے کا فائدہ یہ ہے۔ دھوپ اور ہوا میں کھاد کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ اگر کھاد خشک ہو جاوے۔ تو اوپر تھوڑا پانی چھڑک دینا چاہیئے تاکہ کھاد کا نائیٹروجن بحال رہے۔ اور پھپوندی لگ کر ضائع نہ ہو جاوے +

دوم۔ وہ طریق جس کو انگریزی میں باکس سسٹم کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے +

باکس سسٹم

مویشی خانہ کی زمین ۲ فٹ سے ۲½ فٹ تک گہری کھودنی چاہیئے ہے۔ اور اُس کو چکنی مٹی سے لیپ دیا جاوے۔ اُس پر تھوڑی سی راک چھڑک کرکے پتلی پتلی کسی قسم کی بچالی جو مل سکے بچھا دو۔ چارہ کھلانے کی کھُرلی مویشی کے سامنے ہونی چاہیئے ہے۔ ایک جوڑی کے لئے مویشی خانہ سات فٹ چوڑا اور دس فٹ لمبا بنانا چاہیئے۔ اگر کسی مقام پر ایک جوڑی سے زیادہ مویشیان رکھنے مطلوب ہوں۔ تو ہر جوڑی مویشیان کے لئے سات فٹ چوڑی۔ اور دس فٹ لمبی جگہ ہونی چاہیئے۔ مگر بہتر ہوگا۔ کہ ہر ایک جوڑی کو دوسری جوڑی سے بذریعہ ایک بانس کے علیحدہ کردیا جاوے۔ صبح کے وقت جب مویشیان باہر

دکلے جاویں۔ تو محافظ کو چاہیئے ہے۔ کہ تمام گوبر جمع کر کے مویشی خانہ میں پھیلا دے۔ اور جس قدر بچالی خشک رہ گئی ہو اُس سے گوبر کو ڈھانپ دیوے۔ اور جو بچالی پیشاب سے بہ گئی ہوئی ہو۔ وہ بھی پھیلا دینی چاہیئے ہے۔ اور پھر تازہ بچالی ۲½ سیر سے ۳ سیر تک جوڑی کے نیچے بچھائی جاوے۔ اِس طور پر روزمرّہ کرے۔ اور جس قدر بچالی ہوگی اُسی قدر کھاد اچھّی ہوگی۔ آٹھ ماہ میں یہ گڑھا بھر جاویگا۔ اُس وقت اوپر کی کھاد ہٹا کر نیچے کی کھاد جو بھوسلے رنگ کی اچھّی کھاد ہوگی استعمال کرنی چاہیئے ہے +

جمادی کھاد

سوم۔ جمادی کھاد وہ ہے۔ جو معدنیات اور کئی قسم کی مٹّی کی ملاوٹ سے بنتی ہے۔ اور وہ یہ ہو سکتی ہے +

اوّل۔ پُرانے مکانات اور آبادی ویرانہ کی مٹّی۔ چنانچہ تحصیل بنوں میں ایک ویرانہ قلعہ بنام اکرہ یونانیوں کے وقت کا مواضعات ککّی اور بھرت کے درمیان واقع ہے۔ یہ قلعہ ایک چھوٹی پہاڑی کے برابر اونچا ہے۔ اُس میں یونانی بتوں کی مورتیاں اور کئی پُرانے سکّے وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں۔ اِس اکرہ قلعہ کی عمارت کی مٹّی اب تک اِردگرد کے لوگ کھیتوں میں کھاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جو مُفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ راقم کا چشم دید واقعہ ہے +

دوم۔ گلے ہوئے روڑے۔ کوڑہ۔ کرکٹ۔ اینٹیں +

میں کچھ کچھ فاصلہ پر اچھا تخم بویا جاوے - بلکہ جو پودے قریب قریب پیدا ہوں تو اُن میں سے چھوٹی حالت میں اُکھیڑ کر کے پھینک دئے جاویں - بعض آدمی خربوزہ یا دوسری اسی قسم کے پھلوں پر اِسی طور پر عمل کرتے ہیں چند پھل کچے کچے اور چھوٹے توڑ کر گرا دیتے ہیں - تاکہ اُن کی خوراک باقی پھلوں میں پہنچکر پھل موٹا اور اچھا ہو - ہمارے زمینداروں کا یہ دستور ہے - کہ جب غلہ ڈھیری پر تیار ہو جاتا ہے - تو قرضخواہ بنئے لوگ اُن کا غلہ تمام تر لے لیتے ہیں خصوصًا وہ قرض میں اچھے قسم کا غلہ لے جاتے ہیں - کسان کو اُس وقت مجبوری ہوتی ہے - کیونکہ بنیا آیندہ کے قطع تعلق اور نالش کی دھمکی دیتا ہے - بیچارہ ضرورت سے معذور ہوتا ہے - آیندہ قرضہ حاصل کرنے کی امید پر اچھی چیز حوالہ کر دیتا ہے اُدھر بنئے کا حال سُنئے - جب زمیندار کو تخم ریزی کے وقت غلہ کی ضرورت ہوتی ہے - اُس وقت مِلا جُلا ہوا دو غلہ اناج حوالہ کر دیتا ہے - اُس وقت بھی کسان کے لئے لاچاری ہوتی ہے - اُس کو کہیں سے کچھ ملنے کی امید نہیں ہوتی - وہی غلہ لا کر زمین میں ڈال دیتا ہے - جو بوجہ ناقص ہونے کے کوئی پیداوار نہیں کرتا آجکل کے زمینداران زمانہ کی بے برکتی کی شکایت کرتے ہوئے سُنے جاتے ہیں مگر اصل میں یہ زمانہ کی بے برکتی نہیں ہوتی - بلکہ اُن کی عقل کی بے برکتی ہوتی ہے - بھلا قانون قدرت بھی بدل سکتا ہے - جو خراب چیز میں اچھا پھل لگ جاوے - اِس لئے ضروری ہے - کہ اچھا تخم جمع کیا جاوے - اور ہر ایک جنس کا غلہ تخم ریزی کے لئے علیحدہ علیحدہ ایسی جگہ پر ذخیرہ کیا جاوے - جہاں نمی کا

اثر نہ ہو۔ اور ہوا دار بھی ہو۔ یہ بھی ایک ضروری فرض ہے۔ جو زمیندار کو ضرور ادا کرنا چاہئے ہے +

پانچواں نقص ایک ہی زمین میں بہت سے فصل بو کر اُسے کمزور کر دینا

آج کل زمینداران کو تمام زمین بو دینے کا مینا یعنے مرض پیدا ہو گئی ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ ہر سال پیداوار دینے سے زمین میں پودوں کی خوراک کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ تھوڑی زمین سے بُہت پیداوار اسی طور پر حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ ایک حصّہ زمین کا بو یا جاوے۔ دوسرا حصّہ چھوڑ دیا جاوے۔ ورنہ ساری زمین کو بونے سے وہ فائدہ حاصل ہو گا۔ جس قدر کہ آدھی سے۔ اِس طریق پر عمل کرنے سے حاصل ہو گا۔ ہمارے بزرگ اِس فائدہ کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔ چنانچہ اب تک یہ بات مصدقہ و مسلمہ ہے۔ کہ نو کھ یعنے نئی۔ بنجر شگافی شدہ زمین سے بُہت پھل پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے ہے۔ کہ ایک ہی زمین میں سال بسال ایک جنس نہ بونا چاہئے۔ بلکہ تبدیل کر کے فصلات بونے چاہئیں +

چھیواں نقص نلائی نہ کرنا

جب فصل بویا جاوے۔ تو اُس کے بڑھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ زمین کی گوڈی کی جاوے۔ اور خود رو پودے اور خاردار پودے زمین سے نکال دئے جاویں تاکہ زمین نرم ہو جاوے۔ اور فصل بڑھے۔ راقم کا اپنا چشم دید واقعہ ہے۔ کہ بُہت

سے علاقوں میں نلائی کے کام میں غفلت کی جاتی ہے۔ چنانچہ گندم اور مٹر اور چنوں کے کھیتوں میں لیوہ کے قسم کا خاردار گھاس عام ہوتا ہے جس کو زمیندار اُکھیڑنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فصل ناقص ہو جاتا ہے۔

ساتواں نقص ذرائع آبپاشی کے بنانے سے پہلو تہی کرنا

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ زمیندار مصنوعی طور پر ذرائعہ آبپاشی اپنے لئے احداث نہیں کرتے۔ چنانچہ دریا کے کنارہ پر چک کچہ میں جہاں چھوٹے چھوٹے بندھوں کے لگانے اور نالہ جات کھودنے سے زمیندار فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ وہاں سیرابی کا کام دریاء کی طغیانی کے رحم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ راقم کو چک سیلاب میں دریا سندھ۔ چناب اور ستلج پر چند مواضعات میں اضلاع ڈیرہ غازیخان۔ میانوالی۔ مُلتان میں تجربہ سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ تھوڑی سی محنت سے دریاء کے پھاٹوں سے نالہ یا کسی کھودنے سے یا کسی پانی کے نشیبی بہاؤ سے جو موسم سرما میں خشک ہوتے ہیں۔ بندھ کے ذریعہ سے روک کر کے موسم طغیانی میں عمدہ سیرابی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ چند مواضعات تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مواضعات بیٹ کچ۔ موتھا۔ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں راقم کی کوشش سے زمینداران نے اِس قسم کے نالوں اور بندھوں سے کافی فائدہ اُٹھایا ہے۔ اِس کے علاوہ چک کچہ میں تھوڑی محنت سے

چاہات خام جن کو کھروڑہ کہتے ہیں۔ لگ سکتے ہیں۔ اچھی حیثیت کے زمینداران چاہات پختہ لگا سکتے ہیں۔ جن کے پٹہ ہائے رعایتی سے سرکار کافی امداد کرتی ہے۔ چاہات اُفتادہ کُہنہ کے لئے بلحاظ لاگت کے دس سال تک اور چاہات جدید کے لئے بیس سال تک کوئی جمع مستقل نہیں لی جاتی۔ جو اِس قدر رقم مجموعہ پر ہو جاتی ہے۔ جو چاہ کی لاگت کے برابر ہو جاتی ہے +

آٹھواں نقص قیمتی اجناس کا کاشت نہ کرنا اور باغیچہ وغیرہ کی کاشت سے فائدہ نہ اُٹھانا

عموماً زمینداران اعلےٰ درجہ کی اجناس کی کاشت سے ناواقف ہیں۔ مثلاً نیشکر کی کاشت بہت مفید ہے۔ مرچ سُرخ بہت قیمتی جنس ہے۔ تھوڑے رقبہ کی کاشت سے کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔

اگر نہری پانی کافی ہو تو نیل سیاہ کی کاشت سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے منڈی قریب ہو۔ تو سبزی ترکاری پھلوں اور پھولوں کے برابر پیداوار اور منافع اعلےٰ اجناس بھی نہیں کر سکتیں۔ آج کل باغیچہ جات کی پیداوار بہت ہی قابل قدر آمدنی ہے۔ خصوصاً سرکار کی طرف سے باغیچہ جات کی کاشت کے لئے پٹہ ہائے رعایتی ملتے ہیں۔ اور کئی سالوں تک کوئی معاملہ نہیں لیا جاتا۔ درختوں کے ذخیرہ کی کاشت سے زمینداران کو بہت فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسے ذخیرہ پر کوئی جمع نہیں لی جاتی۔ شیشم اور اعلےٰ درجہ کی لکڑی کے ذخیرہ جات بہت ہی مفید ہو سکتے ہیں +

نواں نقص زمینداری کے متعلقہ مفید ذرائع سے ناواقفیت

ہمارے زمینداران اسپان و نرگاوان، اور مویشیان کی پرورش کے فوائد سے محض ناواقف ہیں۔ مویشیان طاقتور ہر طرح سے آمدنی کا ذریعہ ہیں۔ ان کی مضبوطی اور طاقت سے زمین کی آمدنی کو فائدہ ہے۔ اور بذاتِ خود بھی خرید و فروخت جانوران سے کافی منافع ہو سکتا ہے۔ جس ملک میں جانوران کم ہیں۔ وہاں کے لوگ بدقسمت ہیں۔ اگر ہمارے نرگاوان مضبوط نہ ہونگے۔ تو ہماری زراعتکاری کا کام عمدگی سے نہ ہو سکیگا۔ گھوڑے اور ٹٹو۔ خچر فوجی امداد کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے سرکار دالامدار نے عمدہ گھوڑوں کی نسل کے بڑھانے کے لئے نہر جہلم پر گھوڑیوں کے مالکان کو مربعہ جات کے عطا کرنے سے امداد کی ہے۔ مادہ گاؤ اور گاؤمیش گھی کی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ ہماری زمینات کے لئے کافی کھاد بھی دیوینگے۔ زمینداران جانوران کی پرورش بلا تکلیف کر سکتے ہیں۔ کیونکہ چراگاہیں ہر ایک موضع میں موجود ہیں۔ جنگلات سرکاری میں ترنی کے ادا کرنے سے چرائی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سرکار نے دیہات میں جانوران کا ذریعہ چرائی قائم رکھنے کے لئے یہ قرار دیدیا ہے۔ کہ جو زمین شاملات صرف چراگاہ کے لئے کافی ہو وہ تقسیم نہ کی جاوے +

اِس کے علاوہ لاکھ کے کیڑے۔ ریشم کے کیڑے۔ شہد کی مکھیوں کی پرورش بھی ایسے کام ہیں جو زراعتکاری کے ساتھ ساتھ منافع کے ساتھ

کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ الوالعزم باہمّت زمینداران کا کام ہے۔ جو شخص زمین کا کام اچھّی طرح سے نہیں کرسکتے۔ اُن کو اور مشغلوں سے سروکار نہ رکھنا چاہیئے ہے۔ ورنہ وہی مثل ہوگی ؎

تو کارِ زمین چہ نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

دسواں نقصان رساں کیڑوں اور فصل کو نقصان کرنے والی ٹڈّیوں اور جانوروں کی تلفی کے طریق سے ناواقفیّت

بہت سے کیڑے اجناس اور پیداوار کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جن کی تلفی کا جاننا زمینداران کے واسطے ضروری ہے۔ تاکہ وہ اُن آفات کا مقابلہ کرسکیں اور ہر ایک جنس کے کیڑے مختلف ہیں۔ مثلاً بہت دفعہ تیلیا کی بیماری تِل کے فصلوں کو تمام تر ضائع کردیتی ہے۔ ربیع میں مٹر کو بھی کیڑہ نقصان کرتا ہے۔ چنوں میں بھی ایک قسم کا کیڑہ پھلوں کو نقصان کرتا ہے۔ سونڈی کے کیڑے کا حال تو لوگوں کو پہلے معلوم ہے۔ جس نے خریف ۱۹۰۵ء میں پنجاب کے اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ جھنگ۔ لائل پور۔ مظفرگڈھ وغیرہ میں کپاس کے فصل کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔ اِس قسم کے کئی کیڑے ہیں۔ جن کا اثر پودوں کے مختلف حِصّوں پر ہوتا ہے۔ بعض جڑھ میں نقصان کرتے ہیں۔ بعض پتّوں کو نقصان کرتے ہیں۔ بعض خوشوں کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ بعض دانہ کو نقصان

پُہنچاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ ٹڈی اور بعض جنگلی جانوران بھی فصل کو بہت نقصان
دہ ہیں۔ ٹڈی کی تلفی اُس وقت کرنی چاہیئے ہے جبکہ اُس نے انڈے دِئے
ہوں۔ یہ ایسی زمین میں انڈے دیتی ہے۔ جس میں نیچے سطح ریتلی اور نرم ہو۔
انڈوں کی سریاں ایسی ہوتی ہیں۔ جیسے کہ لئی یعنے ٹوہلہ یا او کاہنہ کے درخت کے
بوٹہ کا خوشہ ہوتا ہے۔ انڈے آپس میں ملے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جو ٹڈی دُم دبا
کر زمین میں انڈے دیتی ہے۔ اوپر اُن انڈوں کے خوشہ کی ایک جھاگ سفید
چمکیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اِس امر کے جاننے کے لئے کہ ٹڈی نے کسی زمین میں
انڈے دِئے ہیں یا نہ۔ مناسب ہے کہ تھوڑی سی زمین اوپر سے کھُرچی جاوے
نیچے سے سوراخوں میں سفید جھاگ خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ اُس کے نیچے سُرخ
بھوسلے رنگ کا خوشہ انڈوں کا نکلتا ہے۔ اِن انڈوں کو زمین سے نکال کر کے
گہرے۔ گڑھے میں دبا دینا چاہیئے۔ یا آگ میں جلا دینا چاہیئے ہے۔ بعض
دفعہ انڈوں کی تلفی کے لئے زمین میں ہل پھیرا جاتا ہے۔ جس سے انڈے تلف ہو
جاتے ہیں۔ یا پرندے کھا جاتے ہیں۔ مگر یہ طریق ناقص ہے۔ کیونکہ اگر پرندے نہ
کھا جاویں۔ تو پھر سورج کی گرمی سے بچّے پیدا ہو جاوینگے۔ جیسا کہ ایک دفعہ راقم
نے جو انتظام ٹڈی پر تعینات تھا۔ چند لوٹے ٹڈی کے انڈوں کے تجربہ کے لئے
اپنے پاس رکھے۔ خود بخود گرمی سے اُن میں سے بچّے نکل پڑے۔ جن کو بعد میں تلف
کرنا پڑا۔ اگر انڈے تلف نہ ہو سکیں۔ یا معلوم نہ ہو سکیں۔ اور بچّے پیدا ہو جاویں
تو بچوں کے مارنے کی تجویز یہ ہے۔ کہ جس زمین میں بچّے موجود ہوں۔ اُس کے چاروں

طرف تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کھاٹیاں کھودی جاویں - اور بچّوں کو ریلکر
اُن میں ڈالنا چاہیئے ہے اور پھر جب کھائی پُر ہو جاوے اوپر سے مٹّی سے دبا کر کوٹ
دینا چاہیئے ہے - یا چمڑے کے ٹکڑہ سے ایک آلہ اِس قسم کا بنانا چاہیئے ہے
جو مثلثی شکل کا ہو -

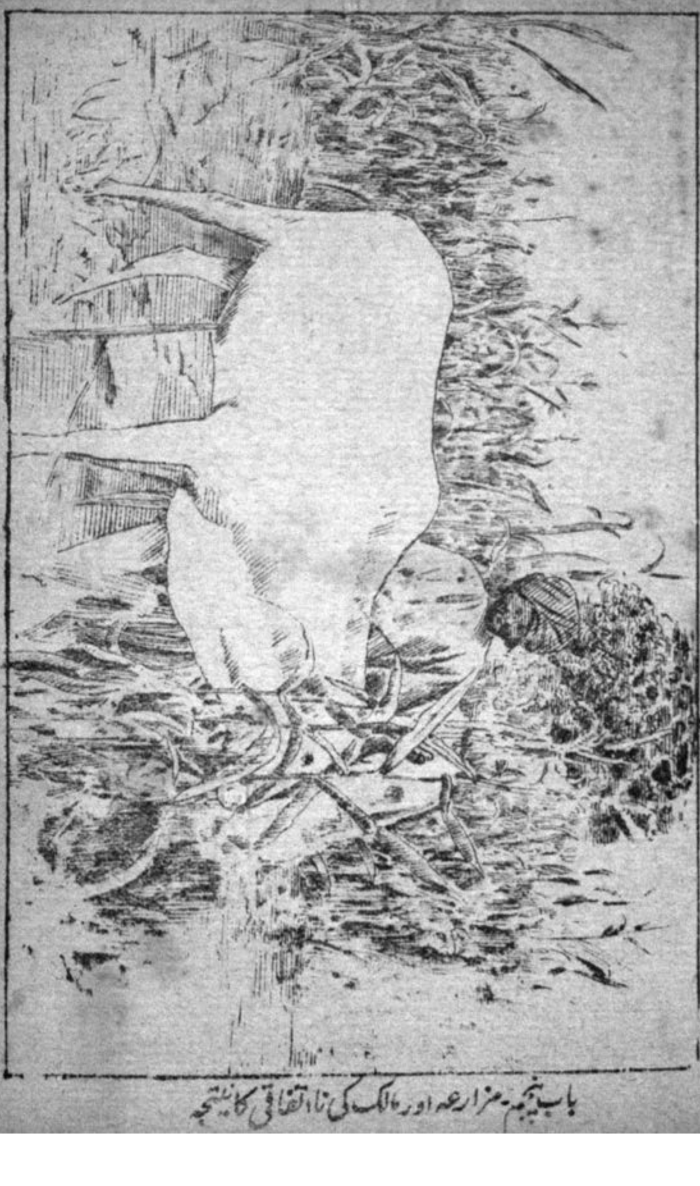


اور لکڑی کے دستہ سے جڑا ہُوا ہو اُس کے مارنے سے بچّے جلدی سے ہلاک
ہو سکتے ہیں - جب مڈّی اُڑنے کے قابل ہو - یا اُڑتی ہوئی حالت میں کھیتوں کو نقصان
کرتی آوے - تو اُس کو بندوق کی آواز - ڈھولوں یا اور طرح پر ڈرا کر کے اُڑانا چاہیئے
اُس وقت مارنے کا علاج نہیں ہو سکتا - تا وقتیکہ قدرت تلیروں کے ذریعہ سے
خوراک بنا کر تلف نہ کرے - اگر قدرت زمیندار کی امداد نہ کرے تو جس قدر کیڑے
کھیتوں کے دُشمن ہیں - ایک دانہ بھی کسان کے لئے نہ چھوڑیں - مگر پرندے
اور جانوران اِن کیڑوں کو خوراک بنا کر کھا لیتے ہیں - جس سے فصلوں کا
بچاؤ ہو جاتا ہے - لیکن تاہم بھی بعض دفعہ اس کثرت سے امراض فصلات میں
لگتے ہیں کہ اُن کے علاج کے لئے مصنوعی تجاویز سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہو
جاتا ہے +

گیارھواں مویشیان کی بیماری کی تدابیر سے ناواقفیّت

ہمارے زمیندار ان جانوران و مویشیان کی بیماری میں کوئی علاج ان کے بچانے
کے لئے نہیں کرتے - اور نہ ہی مناسب علاج سے مناسب واقفیّت رکھتے ہیں -

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس وقت اُن کے جانوروں اور مویشیوں میں بیماری شروع ہو جاتی ہے۔ تو بہُت حصّہ جانوروں اور مویشیوں کا اُن کی خاموشی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے ریوڑ کے ریوڑ اور گلے کے گلے اُن کے علاج کے مناسب طریق سے ناواقفیت کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ پس منجملہ دیگر امور اپنے جانوران و مویشیان کی بیماری کے موقعہ پر دوائی خوراک پرہیز کی معمولی تدابیر و تجاویز سے واقفیت زمینداران کے لئے بہُت مُفید ہے۔ نیز حفظ ماتقدم کے طریق سے بھی اُن کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل جانوروں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اُن کی موت زمینداران کی جائداد میں گھاٹے کی باعث ہو جاتی ہے۔ اِس لئے اُس کی طرف بہت توجہ دینی چاہیئے ہے*



باب پنجم۔ مزارعہ اور مالک کی نااتفاقی کا نتیجہ

پانچواں باب

زمینداران کی باہمی نفاق اور خود غرضی کا ذکر

مالک اور مزارعہ کی کشمکش

(۱) زمینداران کی باہمی نفاق اور خود غرضی کا بھی بہت کچھ اثر اُن کی مالی حالت پر پڑتا ہے۔ زمینداران کے دو بڑے گروہ ہیں۔ جن کے اغراض باہمی ایک دوسرے کے متضاد ہیں +

ایک مالکان زمین دوسرا مزارعان۔ مالکان زمین کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ جس قدر ہو سکے مزارعان کے چنگل سے نکال اپنے پیٹ میں ڈالیں۔ برخلاف اُن کے مزارعان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ جس قدر ہو سکے اپنے قبضہ سے نہ نکلنے دیویں۔ اگر مالک زبردست ہے۔ تو وہ مزارعہ کے گھر میں کچھ نہیں چھوڑتا۔ برخلاف اُس کے اگر مالک کمزور ہے۔ یا کسی دور کے موضع میں رہتا ہے۔ تو مزارعہ اُس کو سب کچھ چٹ کر دکھاتا ہے۔ غرضیکہ زمین کے کھیت میں وُہی کچھ ہو رہا ہے جو تلوار کے کھیت میں ہوُا کرتا ہے۔ یعنے جس کی لاٹھی۔ اُس کی بھینس کا نقشہ جما ہوُا ہے۔ اِس کشمکش باہمی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف مالک کی سختی کے خوف سے مزارعہ تردد سے بیدل ہو کر

کاشت کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ دوسری طرف مالک مزارعہ کی خورد بُرد سے بید ل ہو کر ترقی حیثیت کے لئے لاگت لگانے سے پہلو تہی کرتا ہے ۔ یہ ایک وجہ ہے جس سے زمینات کی آمدنی میں کمی ہو رہی ہے +

مالکان اور مزارعان موروثی کے حقوق ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۸۷ء سے کافی محفوظ کئے گئے ہیں۔ مگر مزارعہ غیر موروثی کی بیدخلی اور لگان کے متعلق کوئی حفاظت قانون میں موجود نہیں۔ اگرچہ ترقی حیثیت اور بیجا بیدخلی کے معاوضہ کے دفعات موجود ہیں ۔ اِس لئے جہاں مالکان زبردست ہیں وہاں مالکان سال بسال مزارعان پر لگان کی تعداد کو جائز و ناجائز طریق پر بڑھا کر مفلس بنا رہے ہیں۔ چنانچہ راقم کو ایک موضع کا حال اس طور پر معلوم ہوا ہے ۔ کہ وہاں شرح لگان جنسی کی مثل بندوبست میں بعد اخراجات وغیرہ کے قریب سیوم حصّہ کے پہنچتی ہے ۔ مگر چونکہ اُس موضع کا واحد مالک ایک زبردست رئیس ہے ۔ اِس لئے وہ مزارعان سے نصف حق لگان وصول کرتا رہا ہے ۔ اور پھر اُس کے بعد رفتہ رفتہ اب یہ بھی ہو گیا کہ علاوہ نصف حق لگان کے مزارعان سے چہارم حصّہ جمع غیر مستقل بھی وصول کی جاتی ہے ۔ اس موضع کے مزارعان کی بدقسمتی سے ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے ادھلاپی پر چاہات لگائے ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ باوجود سنگین لگان کے زمین چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتے۔ لیکن پھر بھی اگر موقعہ مِل جاتا ہے تو مزارعان بوجہ بیدلی کے کچھ حصّہ پیداوار کا موقعہ پاکر خورد بُرد کر جاتے ہیں۔ دوسرے

موضع میں مزارعان سے علاوہ حق لگان کے اب مالک نے جو رئیس آدمی ہے۔ چہارم حصہ جمع مستقل یعنے جمع دورہ چاہ بھی وصول کرنی شروع کردی ہے۔ جس سے مزارعان بہت بیدلی سے تردد کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک موضع کا ایک واقعہ اور معلوم ہؤا کہ سرکار نے کیڑہ لگنے سے کپاس کا معاملہ زمینداران کو معاف کر دیا۔ مگر اس پر بھی ایک زمیندار نے نقدی لگان جو بیگہ کے حساب سے مقرر تھا اپنے مزارعان سے وصول کر لیا۔ یہاں تک مالکان کی سختی کا ذکر کیا گیا۔ اب مزارعان کی خیانت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض مواضعات میں مزارعان کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ زبردست قوم سے ہیں اور مالکان دُور کے رہنے والے اور غریب آدمی ہیں۔ اِس حالت میں مزارعان اُن کا حق لگان بہت کم حصہ دیتے ہیں اور باقی خود بخود خورد بُرد کر جاتے ہیں اور مالکان بوجہ مفلسی مقدمات کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے ہیں۔ ایسے حالات میں مالکان تنگ آکر بعض مقدمہ باز اور شریر مزاج پٹہ داران کے ساتھ تعلق پیدا کر کے بصورت رہن یا پٹہ میعادی کے اراضی اُن کو دے دیتے ہیں۔ تاکہ وہ مزارعان کو سیدھا کریں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مقدمہ بازی کا بازار قائم ہو جاتا ہے۔ پٹہ دار یا مرتہن پہلے کھڑے فصل کی کنکوت کرا چھوڑتا ہے۔ اور پھر بٹائی کے وقت نہیں جاتا اور مزارعان پر بقایا لگان کا دعوےٰ دائر کر دیتا ہے۔ جس کا اثر آخر فریقین کی آمدنی پر پڑتا ہے۔ راقم نے چند مواضعات کی بٹائی کے مشاہدہ سے یہ بھی معلوم کیا ہے۔

کہ بٹائی کے وقت معزز زمینداران اپنے مزارعان سے علاوہ معمولی اخراجات کمیان وغیرہ کے کچھ حصہ پیداوار بنام نہاد توبرہ۔ جھولی۔ یا مہمانی یا پتاسہ وغیرہ واسطے اخراجات ملازمان بیج اپنے ملازمان کی تنخواہ یا مہمانان کے خرچ کی رقوم اپنے دبیران کو دیتے ہیں +

نمبرداروں کی خود غرضی

(۲) یہاں تک تو پتی داران یعنے موضع کے بٹیوں کی خود غرضی کا ذکر ہوا۔ اب گاؤں کے باوا آدم یعنے نمبردار صاحب کی خود غرضی کا ذکر کیا جاتا ہے نمبرداران کی بدنیتی کا یہ عالم ہے۔ جب کبھی کسی حاکم مثلاً تحصیلدار یا افسر مال یا افسر پولیس کے ڈیرہ کی آمد ہوتی ہے۔ اُس کے گھر میں خوشی کا عالم ہو جاتا ہے۔ دودھ۔ مکھن۔ مرغی۔ انڈہ پتی داران سے افسران کی رسد رسانی کے نام پر وصول کرکے اپنے گھر میں چند ہفتہ تک جشن اُڑاتا ہے +

نکاح کی فیس اور رشوت

بہت سے حالات اس قسم کے راقم کے نوٹس میں آئے ہیں۔ کہ بعض نمبرداران لوگوں کی لڑکیوں کے نکاح کے موقعہ پر کچھ روپیہ لڑکے والوں سے وصول کرتے ہیں۔ اور پھر کہیں نکاح ہونے دیتے ہیں رشوت لیکر نکاح میں دست اندازی کرنا ان کا معمولی فعل ہے۔ اور جو نمبردار بڑے مگرمچھ نہیں نگل سکتے۔ وہ چھوٹی مچھلیاں نگلتے ہیں۔ یعنے وہ بیچارے فی نکاح ایک روپیہ سے پانچ روپیہ تک بنام نہاد جھجھری وصول کرتے ہیں +

چوکیداری کی تنخواہ کے متعلق زیادہ ستانیان

راقم نے چند نمبرداران کی بابت بہت ہی حیرت سے معلوم کیا۔ کہ وہ چوکیداران کی تقرری کے موقعہ پر رشوت لیتے ہیں۔ اور چوکیداران کی تنخواہ کی خورد برد کی تو عام شکایت ہے۔ ایک دفعہ ایک موضع میں چوکیدار نے تنخواہ کے نہ ملنے کی شکایت کی تو نمبردار نے جواب دیا۔ کہ جب چوکیدار فصلانہ پتی داران سے وصول کرتا ہے۔ تو میں تنخواہ اِس کو کیوں دوں۔ حالانکہ تنخواہ چوکیدار کی پتی داران سے وصول ہو چکی تھی تنخواہ چوکیداران کے متعلق یہ بات بہت ہی ناقص معلوم ہوئی ہے۔ کہ بعض اضلاع میں باوجودیکہ خانجات کی بیشی ہو چکی ہے۔ پھر بھی نمبرداران شرح سابقہ قائم رکھ کر کے زیادہ رقم وصول کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو بعد ادائے تنخواہ چوکیداران معقول رقم بچت کر لیتے ہیں۔ اور ناحق میں زمینداران پر ناجائز بوجھ پڑ جاتا ہے +

ملبہ فنڈ } نمبردار۔ پتی داران سے ملبہ کے نام سے خاص رقم وصول کرتے ہیں۔ جہاں خام (کچا) ملبہ ہے۔ وہاں یہ کام پٹواری کی سازش سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ کچا ملبہ نمبردار کو باچھ کر کے بتلا دیتا ہے۔ اور جہاں پکا ملبہ ہے وہاں بھی یہ چار یا پانچ فیصدی تک پہنچ جاتا ہے۔ ملبہ کی رقم کا خرچ عام طور پر بیجا کیا جاتا ہے۔ جس مطلب کے واسطے یہ رسوم قائم تھی اُس میں اِس کی ایک کوڑی بھی خرچ نہیں کی جاتی۔ کسی فقیر۔ گداگر یا مسافر کو کوئی روٹی نہیں دیجاتی۔ بلکہ تمام تر رقم اہل کاران کے دورہ کے اخراجات یا دورہ یا دوسرے

موقعہ پر زمیندارانِ کی روٹی کے اخراجات میں صرف ہوجاتا ہے - حالانکہ ایسے موقعہ پر نمبردار ایسے اخراجات کو بھی ظاہر کرتا ہے - اور پتی داران کو کوئی فائدہ ایسے اخراجات سے نہیں پہنچتا - اگر فائدہ یا ذاتی رسوخ ہے - تو نمبردار کا ہے +

خرچہ جریب کشی

اِس کے علاوہ بعض علاقہ جات میں پٹواریان اور نمبرداران باہمی سازش سے جریب کشی کے نام سے ایک فیس وصول کرتے ہیں - کہ ترمیم پیمائش اور حد برآری کے لئے گرداوری کے موقعہ پر جریب کشی کی ضرورت ہوتی ہے - اس میں بھی بہت کچھ بوجھ پتی داران پر ڈالا جاتا ہے +

رشوت ملزمان

بعض نمبرداران کی بہت بری عادت ہے - کہ وہ بعض دفعہ جرائم کو پردہ دیتے ہیں - اور ملزموں سے امداد کی رشوت لیتے ہیں - میں نے چند اضلاع میں بعض نمبرداران کی نسبت ایسی شکایت سُنی - بلکہ بعض دفعہ نمبرداران ضمانت بدچلنی کے نیچے آکر نمبرداری سے علیحدہ کئے گئے - بلکہ ایک دفعہ ایسا ہوا تھا - کہ نمبرداری ایک خاندان سے نکال دی گئی تھی +

(۳) گاؤں کے بنئے کی خود غرضی

اب یہاں تک تو گاؤں کے باپ کا ذکر آیا ہے - اب تھوڑا سا گاؤں کے بھائی یعنے بنیا جی کا حال سُنئے - وہ قرضہ کا سود روپیہ پہلے دیتے ہی ایک آنہ فی روپیہ چلکانہ کے حساب چھ روپیہ چار آنہ چلکانہ کے پہلے زر قرضہ سے کاٹ لیتا ہے - اور پھر سود ایک سال کا بحساب ایک روپیہ فی صدی بارہ روپیہ بھی وصول

کرکے باقی اِکاسی روپیہ بارہ آنہ زمیندار کے حوالہ کرتا ہے۔ زمیندار کی نیّت یہ ہوتی ہے۔ کہ میں نے اِکاسی روپیہ بارہ آنہ دینے نہیں یہ لوٹ کا مال سہی۔ اٹھارہ روپیہ چار آنہ بنیا نے اپنی رقم سے وصول کئے ہیں۔ میری گرہ سے کچھ بھی نہیں لیا۔ دوسری طرف بنیا کو یہ خوشی ہوتی ہے۔ لہٰ ۱۲/۹ کے سو روپیہ لکھوائے ہیں۔ غرضیکہ دونوں کی نیّت اخیر یہ پھل لاتی ہے۔ بنیا مقدمہ کرتا ہے۔ ڈگری کراتا ہے۔ اور پھر اجرائے ڈگری کرا کے سختی سے روپیہ وصول کراتا ہے۔ اور زمیندار کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ اِس پر بھی بنیا جی اکتفا نہیں فرماتے۔ بلکہ بعض جگہ جاہل دیہاتی بنئے ایک عجیب مقراض سے زمیندار کی ڈاڑھی سے تھوڑا تھوڑا بال ایسی خوبی سے کترتے ہیں۔ کہ قطرہ قطرہ ملکر بُت ہو جاتا ہے۔ اور جٹ کے باپ کو بھی ہاتھوں ہاتھ خبر نہیں ہوتی ہے۔ ناظرین پوچھینگے کہ وہ آلہ کونسا ہے جو مداری کی طرح آنکھ کو موند لیتا ہے۔ اجی حضور یہ بنیا جی کا باٹ یعنے وزنہ ہے۔ جو سیر کی بجائے چودہ چھٹانک تولتا ہے۔ اور یہ اُس کے غلہ بہیود کرنے کی پڑوپی ہے۔ اصل سے چھوٹی ہے۔ بنیا جی کی پڑوپی بھی دو ہیں۔ اور سیر بھی دو ہیں۔ یعنے دوہرے وزنے اور آلات بہیودگی سے کام لیتا ہے۔ لینے کے لئے بڑی استعمال کرتا ہے۔ دینے کے لئے چھوٹی اور اس طور پر جٹ کے کان کترتا ہے۔ اب مختصراً انتظام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ایسے حالات میں ہونا چاہیئے ✤

مالک و مزارعہ کے تعلقات کا علاج

اوّل - ایک اور مزارعہ غیر موروثی کے تعلقات دونوں کی اخلاقی تعلیم سے سدھر سکتے ہیں - علاوہ ازیں پنچائیت کی تقرری سے بھی تنازعات بہت عمدگی سے بلا اخراجات فیصلہ ہو وینگے - لیکن تاہم بھی ایکٹ نمبر ١٦ سنہ ١٨٨٧ع میں قابل قدر اضافہ کی ضرورت ہے +

اوّل - کسی کھاتہ لگان میں کوئی بیشی بلا معقول وجوہات کے پانچ سال کے عرصہ میں نہ ہو سکے +

دوم - جب کسی کھاتہ کا معاملہ سرکاری معاف یا ملتوی کیا جاوے - تو رونیو افسر کا یہ بھی فرض قرار دیدیا جاوے - کہ وہ مزارعان اور مالکان کی معافی یا التوائے کا حکم بھی مشتہر کردے +

سوم - اگر دوران التوائے یا معافی میں مالک لگان معاف شدہ یا التوائے شدہ خواہ نقدی ہو خواہ جنسی وصول کر لیوے - تو سرکار مالک سے نہ صرف معاملہ ملتوی شدہ یا معاف شدہ وصول کرے - بلکہ کچھ تاوان بھی وصول کرے - اگرچہ یہ ظاہر کیا گیا ہے - کہ سرکاری غیر مزارعہ زمینات کے مستقل اٹھا سے آباد ہو جانے کی صورت میں مزارعان کی بہت مانگ ہو گی - اور اس صورت میں معمولی حیثیت کے مزارعان مالکان سے اچھے شرائط سے اپنا لگان فیصلہ کر سکینگے - مگر تاہم بھی بہ لحاظ رعیت کے عادات کے یہ خوف ہو سکتا ہے - کہ لوگ اپنے وطن کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوویں - اِس لئے اِس معاملہ میں لیجسلیٹیو کونسل کی دست اندازی کی بہت ضرورت ہے - اور صاحب زمین کے حقوق

کی حفاظت پہلے سے قانون میں کافی موجود ہو +

نمبرداروں کی خود غرضی کا علاج

دوم - نمبردار کی خود غرضی کا علاج اوّل تو اخلاقی تعلیم سے خود بخود ہو سکتا ہے - لیکن راقم کی رائے میں عملی طور پر بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے - جو حسب ذیل ہے :-

رسد رسانی کے متعلق

الف - رسد رسانی کے لئے افسران کو اُن کی ضیافت اور ڈالی منظور نہیں کرنی چاہئے ہے - تا وقتیکہ یہ اطمینان نہ ہو جاوے - کہ وہ معزز زمیندار ہیں - اور مہمانداری اُن کی راہ و رسم میں داخل ہے - اگر اُن کی ضیافت یا ڈالی منظور نہ کی جاوے - تو اُن کی کسر شان ہوگی - جیسا کہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں تمندار صاحبان کی ضیافت یا دیگر بعض علاقہ جات میں معزز زمینداروں کی ڈالی لی جاتی اُن کے اعزاز کا ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے - اور یہ رسم و رواج میں داخل ہو گیا ہے - حتی الامکان ڈالی بہت سیدھی سادی ہونی چاہئے ہے - جو عموماً پھل پھول اور سبزی یا شکار تک محدود ہونی چاہئے - افسران کو نمبرداران کو منع کر دینا چاہئے ہے - کہ وہ کوئی چیز ان کے لئے پتی داران سے نہ لیویں - اگر شکایت ہوگی - تو اچھا نہ ہوگا - ایسی نگرانی اور ہدایت سے اچھا نتیجہ نکلیگا +

نکاح کی فیس

ب - نکاح کی فیس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں - تعلیم خود بخود ایسے معاملات کو درست کر دیوے گی - بعض اضلاع میں قاضی کے تقرر سے یہ نقص رفع ہو سکتا ہے +

ج - چوکیدار کی تنخواہ کی بابت یہ ہونا چاہئے ہے کہ آیندہ ہر پانچویں سال

چوکیدار کی تنخواہ

خانجات کی شمار دو اسیسران زمیندار کی معرفت ہو کر فی گھر زر چوکیدارہ بحساب رقم ششماہی باچھ کر کے مشتہر کی جاوے - اور لوگوں کو فہرست سُنائی جاوے - اور روبرو افسر علاقہ کو موقعہ پر عُذرداری کی سماعت کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی منظوری سے باچھ زمینداران کو سُنائی جاوے +

ملبہ

د - گورنمنٹ کچے اور پکے ملبہ میں کوئی دست اندازی نہ کرے - اور نہ ہی صاحب مہتمم بندوبست ملبہ کا تعین کسی طور پر کرے - بلکہ بہتر یہ ہے - کہ زمینداران کی برادری خود یہ کام اپنے ہاتھ میں لیوے - اور انتظام کرے - اگر نمبردار کو وصولی زر ملبہ کی ضرورت ہووے - تو اپنے پتی داران کو حساب سمجھا کر اُن سے براہ راست وصولی کا انتظام کرے - خصوصاً جبکہ گداگروں کا انتظام بذریعہ قانون کیا جاویگا، ور جبکہ پنچایت کی تقرری ہو جاویگی - تو ملبہ کی وصولی کی ضرورت ہی نہیں رہیگی +

خرچ جریب کشی کا اور انتظام

ی - خرچ جریب کشی کا انتظام راقم نے اِس طور پر کیا ہؤا ہے - کہ راقم بلا تحقیقات کوئی سفارش جریب کشان کی منظوری کی نہیں کرتا - بلکہ بذریعہ نمبردار - پتی داران کو جتلایا جاتا ہے - یہ کام اُن کو خود کرنا چاہیئے ہے - اگر وہ خود کام کرنے پر رضامند نہ ہوں - یا معقول عرصہ میں آمادگی ظاہر نہ کریں - تو پھر کام کی تعداد کے لحاظ سے صدر سے منظوری منگوا کر کام کرایا جاتا ہے - اِس طور پر زیادہ ستانی بند ہو جاتی ہے - بلکہ مناسب یہ ہے - کہ ادائیگی رقم تنخواہ کی روبرو

افسران حلقہ کے کی جاوے - اور نمبردار یہ رقم افسران کے روبرو جریب کشان کو دیویں +

رشوت ستانی

س- رشوت ستانی کا انتظام بذریعہ اخلاقی تعلیم و قانون کے پہلے سے کافی موجود ہے - صرف اخلاقی جرأت کی ضرورت ہے +

گاؤں کا بنیا کے تعدا انتظام

سیوم - قرضہ کے متعلق مفصل طور پر تیسرے باب میں بحث آچکی ہے - کہ زمینداری بنک کے کھولنے سے بنیا کے قرضہ سے آزادی ہوسکتی ہے - باٹوں اور پیمانوں کے متعلق یہ مناسب ہے - کہ گورنمنٹ عالیہ اس معاملہ میں امداد کرے - اور ضلع میں ایک دفعہ باٹوں اور پیمانوں کا امتحان کر کے صحت کرا کے اُس پر شہنشاہ کی تصویر نقش کردی جاوے - یا کہ ایک کارخانہ سے ایسے باٹ اور وزنے ڈھلوا کر تقسیم کئے جاویں - تاکہ تصویر بادشاہی اُس کی صحت کا تمغہ سمجھا جاوے +

چھیواں باب

تشخیص معاملہ اور ملازمان سرکاری کے بیجا طریق عمل کا اثر زمینداران کی حالت پر

سنگینی تعلق تشخیص جمع

زمینداران کی مقروضیت کی وجہ منجملہ دیگر وجوہات کے ایک سنگینی جمع ہے۔ جس کو اسباب مفلسی میں معقول جگہ دیجا سکتی ہے۔ جمع کا واجبی طور پر بولنا صاحبان مہتمم بند وبست کی لیاقت۔ تجربہ کاری۔ اور روشن ضمیری پر منحصر ہے۔ مگر بدقسمتی سے بعض افسران کی آرام طلبی یا تیزی طبع کے باعث اُن کو صحیح واقعات کا علم ہونا مشکل ہوجاتا ہے اور ایسے افسران عموماً تشخیص معاملہ میں ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جن کا اثر زمینداران کی حالت پر پڑتا ہے۔ خوش قسمتی سے حال کے بندوبستہائے میں صاحب کمشنر بہادر بندوبست کی تقرری سے بہت کچھ نگرانی بڑھ گئی ہے اور جمع کی تشخیص پر بہت کچھ نکتہ چینی اور چھان بین کی جاتی ہے۔ لیکن تاہم بھی بہت سے امورات ایسے ہیں۔ جن کو نظر انداز کرنے سے زمینداران پر ناجائز بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ جن کو ہم دو اقسام میں تفریق کرتے ہیں +



باب ششم رونو افسر۔ ملاحظہ گرداوری فصل

اوّل- وہ امور واقعہ جو تشخیص جمع میں باعث سنگینی ہو جاتے ہیں +

دوم- وہ امور جو بعد تشخیص بندوبست باعث سنگینی ہوتے ہیں +

پہلی قسم کے امورات حسب ذیل ہیں جن کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے +

اوّل نرخ کی دریافت کا موجودہ طریق ناکافی ہے - کیونکہ موجودہ طریق کے مطابق ہر ایک چک تشخیص میں منڈی کا نرخ دریافت کیا جاتا ہے - جو کہ تشخیص معاملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے - لیکن یہ نرخ منڈی کا بہ نسبت دیہاتی اور زمیندارہ نرخ کے گران ہوتا ہے - حالانکہ بعض اضلاع میں زمینداران کا عام دستور یہ ہے - کہ اب سوداگران سے چھ چھ ماہ پیشگی معاہدات فروخت فصل آیندہ کے کر لیتے ہیں اور روپیہ پیشگی وصول کر لیتے ہیں - جس میں وہ نرم نرخ پر جنس فروخت کرتے ہیں - مثلاً گندم کا ذکر کیا جاتا ہے کہ سوداگران کے ساتھ سودا خرید و فروخت کا پیشگی روپیہ عہ ۱۲ فی من کے حساب سے ہو جاتا ہے - مگر منڈی کا نرخ بعد برداشت فصل کے عکا تک ہو جاتا ہے - اور پھر بنیئے لوگ موقعہ پر زمینداران سے برداشت فصل کے وقت عموماً عہ یا عکا فی من کے حساب سے خرید غلّہ گندم کی کرتے ہیں - اور چکلہ کی متعلقہ منڈی کا نرخ اس وقت جبکہ نرخنامہ تصدیق ہو جاتا ہے - عکا یا ۱۲ عکا فی من تک پہنچ جاتا ہے - اور وہی درج لال کتاب چکلہ کیا جاتا ہے - جو تشخیص میں کارآمد کیا جاتا ہے - حالانکہ واقعی زمینداران کو جن پر جمع تشخیص کی جاتی ہے - یہ نرخ کبھی وصول نہیں ہوتا - بلکہ معاملہ کی ادائگی کے لئے جلدی سے غلّہ فروخت کرنے میں غلّہ سستا بیچنا پڑتا ہے - اور جہاں خرید و فروخت غلّہ سے کی جاتی ہے

وہاں تبادلہ میں بنیا بہت کچھ بٹہ لگا لیتا ہے - علاوہ ازیں سوداگران منڈی اور سوک (غلّہ کی تری کی وجہ سے سنہائی) کے نام سے غلّہ سے علاوہ نرمی نرخ کی کٹوتی کر لیتے ہیں - اِس طور پر نرخ تشخیص میں بڑا فرق پیدا کر دیتا ہے - جس کی بابت یہ ہونا چاہئے ہے - کہ بر داشت پیداوار اور دیہاتی خرید و فروخت کا نرخ سالانہ دریافت ہو کر درج ہونا چاہئے ہے - نہ کہ چکلہ کی کسی منڈی کا - کیونکہ واقعی نرخ جس پر زمینداران غلّہ سوداگران کے پاس ڈھیری پر فروخت کرتے ہیں - واسطے تشخیص معاملہ تسلیم کرنا چاہئے ہے +

دوسرا پیداوار کے امتحان کا موجودہ طریق بھی مغالطہ دہ ہے - افسران کا امتحان پیداوار بہت احتیاط سے ہوتا ہے - کٹائی بہت احتیاط سے ہوتی اور پھر حفاظت دانہ کی بہت کی جاتی ہے - حالانکہ معمولی طور پر زمینداران اس احتیاط سے کٹائی اور حفاظت نہیں کرتے - موجودہ امتحان پیداوار کے وقت کل پیداوار جانچ لی جاتی ہے - اُس میں سے اخراجات معمولی وضعات کئے جاتے ہیں - حالانکہ کاغذات سرکاری کے مندرجہ اخراجات بہت کم ہیں - اگر بلا پیشگی اطلاع کے امتحان کیا جاوے - تو معلوم ہو سکتا ہے - کہ اِس موقعہ پر زمینداران واقعی کس قدر اخراجات کرتے ہیں - عموماً بجائے اٹھواں حصّہ کے چہارم حصّہ تک خرچ ہو جاتا ہے +

تیسرا جمع مستقل کی تشخیص میں بعض دفعہ بلالحاظ آمدنی چاہ و اراضی محض مالکان کے تموّل کے لحاظ سے جمع صرف آئندہ کی ترقی کی امید پر زیادہ قائم

کردی جاتی ہے ۔جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ مالکان ناجائز تجاویز سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ راقم کے نوٹس میں آیا ہے ۔ کہ چند مواضعات میں جہاں جمع چاہات ۲۰ ۲۵ یا ۳۰ روپیہ کے قریب قائم کی گئی ۔ وہاں مالکان نے ایک دو سال کے تجربہ کے بعد اپنے آپ کو جمع کی ادائیگی کے ناقابل پاکر چاہ کو غیر جاری کر دیا ۔ اور قریب کی اراضی میں جدید چاہ بلاگت ۱۰۰۰ روپیہ یا ۱۲۰۰ روپیہ لگا کر پٹہ رعایتی بیس سالہ حاصل کیا ۔ اور اس طور پر جمع مستقل کے بوجھ سے خلاصی پائی +

غرضیکہ جمع کی تشخیص ایسی ہونی چاہئے ہے کہ بعد ادائے معاملہ وریٹ وحبوب کے زمینداران کے پاس سالانہ خوراک متعلقین ۔خوراک مویشان ۔خرید نرگاوان وسائل تردد کاشت وخرید تخم آدآئے اخراجات شادی غمی کے لئے کافی غلہ بچ رہے ۔ کیونکہ اگر یہ ضروریات وہ بہم نہیں پہنچا سکتا ۔ تو وہ خواہ مخواہ مقروض ہونے پر مجبور ہوگا +

دوم ۔ بعد بندوبست کے ریونیو افسران کی بے توجہی سے سنگینی جمع +

الف ۔ آجکل کے موجودہ خیالات اور پالیسی کے مطابق جمع غیر مستقل کی تشخیص کو جمع مستقل پر ترجیح دی گئی ہے ۔ اس لئے فصل بہ فصل کھیتوں کا ملاحظہ ہوکر خراب حصہ فصل کا مجرا دیکر پختہ حصہ پر بموجب پرتہ منظور شدہ بندوبستی کے جمع تشخیص کی جاتی ہے ۔ جمع غیر مستقل واقعی مفید اصول پر قائم ہوئی ہے ۔ کیونکہ بہ نسبت جمع مستقل کے یہ زمینداران کے لئے

فی الحقیقت مفید ہے۔ لیکن اگر اس میں پوری نگرانی و تجربہ کا استعمال نہ کیا جاوے
تو زمینداران پر بہت کچھ ناجائز بوجھ پڑ جاتا۔ اگر زمینداران کو فصل پر معقول
خرابہ نہ دیا جاوے تو وہ جمع کی ادائگی کے قابل نہ ہونگے۔ اس کو اس طور پر
واضح کیا جاتا ہے کہ مثلاً ایک زمیندار نے پندرہ بیگھ نیل کاشت کیا۔ وہ نیل
اس قدر پیداوار دیتا ہے کہ بمشکل تخم کاشت کو پورا کریگا۔ ایسی صورت میں
اگر پٹواری کھیت کو فرد خرابہ میں درج نہ کرے۔ اور ریونیو افسر کی پڑتال میں بھی
کھیت ملاحظہ سے نہ گزرے تو زمیندار کو پندرہ بیگھ کا معاملہ فصل ناجائز طور
پر ادا کرنا پڑ جاویگا۔ جمع غیر مستقل کے ساتھ ساتھ لازمی ہے کہ عملے کی تعداد
معقول مقرر ہو۔ اور نگرانی کے لئے افسران کافی ہوں۔ اور کام تشخیص کا
اس قدر ہو کہ افسران بلا جلد بازی کے کر سکیں۔ آج کل تشخیص کا کام نائب
تحصیلداران اور تحصیلداران کے متعلق ہے۔ مگر بعض بعض افسران کی تعلیم
و تربیت اس قسم کی نہیں ہوتی۔ کہ وہ غیر مستقل کی ذمہ واری کے بوجھ کو اُٹھا
سکیں۔ خصوصاً وہ نائب تحصیلداران جو دفتر کے کلرک یا منشی ہوں۔ یا جنھوں
نے بندوبست کی تعلیم محض کسی محرر پیمائش یا کارکن کی عنایت سے پائی ہو۔
یہ بہت لازمی ہے۔ کہ نائب تحصیلداران اور تحصیلداران کو تعلیم بہت عمدہ طور پر
دیجاوے۔ بلکہ ہر دو امیدواران خواہ ملازم خواہ غیر ملازم جو گرداور قانونگوے
نہ رہے ہوں۔ بندوبست میں تعلیم کے لئے بھجوائے جاویں۔ اِن سے کم از کم
ایک سال قانونگوئی کا کام لینا چاہیئے ہے۔ کچھ عرصہ بندوبست میں نائب تحصیلداری

کا کام بھی کریں - بعد ازاں وہ تشخیص غیر مستقل کے کام پر تعینات ہوں - اِس سے پہلے اُن کی تعیناتی زمینداران کے حق میں مُضر ہوگی - اِس موقعہ پر راقم کو ایک دو واقعات یاد آگئے ہیں - جن کا ذکر کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا - وہ یہ ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ ایک رونیو افسر گرداوری کی پڑتال کے لئے گیا - وہ دفتر سے براہ راست نائب تحصیلدار مقرر ہوئے تھے - اتفاق سے نخود کا کھیت صاحب موصوف کے ملاحظہ سے گذرا - آپ نے پٹواری سے دریافت کیا - کہ یہ سامنے کیا چیز ہے - پٹواری نے اپنا خسرہ گرداوری کھولا - اتفاق سے وہ کھیت نخود کا درج خسرہ گرداوری نہیں تھا - اب پٹواری نے سوچا - کہ اگر میں نخود بتلاؤں تو خسرہ گرداوری میں درج نہیں ہے - تو پٹواری صاحب نے فی البدیہہ جواب دیا - کہ غریب نواز یہ جوآں نامی خاردار بوٹی ہے - یہ خودرو ہے - اِس پر کوئی جمع تشخیص نہیں کی جاتی - کہ اِس سے کوئی پیداوار نہیں ہوتی - صاحب رونیو افسر پٹواری کی حاضر جوابی سے مطمئن ہو گئے ✤

دوسرے موقعہ کا ذکر ہے کہ پیمائش بندوبست کے وقت زمین برد تھی - پٹواری نے بندوبست کے شجرہ تیار کرتے وقت بجائے سہ حدہ موضع الف ب ج کے سہ حدہ مذکو موضع ا - د - ہ کے سہ حدہ جگہ پر قائم کر کے اصلی موقعہ سے بقدر ایک میل جانب شرق موضع کی زمین بڑھادی - جس کو کسی افسر نے بھی اخذ نہ کیا - بعد بندوبست کے زمین برآمد ہونے پر تنازعات پیدا ہوئے - تب جا کر مقابلہ کاغذات سابق سے یہ حال معلوم جبکہ راقم ایک مقدمہ میں اہل کمیشن مقرر ہوا - اور زمینداروں

پر مقدمات کا بوجھ ناجائز طور پر پڑ گیا ۔

غرضیکہ یہ عام طور مشاہدہ میں آیا ہے ۔ کہ اگر کسی پٹواری کی کسی زمیندار کے ساتھ مخالفت ہے ۔ تو وہ اس کو آبیانہ ۔ جمع غیر مستقل وغیرہ کے متعلق زیادہ رقم ادا کرا دیتا ہے ۔ غیر آدمی کی کاشت دوسرے کے نام لکھ کر کے یا رقبہ مزارعہ اصل سے زیادہ درج کر کے نقصان پہنچانا عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے ۔ اور اگر کسی کے ساتھ دوستی ہوئے تو پھر جمع سرکاری کی نگرانی زیادہ مطلوب ہوتی ہے ۔ پس ظاہر ہے کہ خواہ جمع غیر مستقل کیسی سہولیت سے تشخیص کی جاوے ۔ تاہم اگر اس کے چلانے والا عملہ معقول اور لائق نہ ہوگا تو زمینداران کو کبھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ پس سب سے ضروری بات یہ ہے ۔ کہ عملہ کارکن و رونیو افسران نگرانی کنندگان بہت محنتی لائق دیانتدار اور ایماندار ہوں ۔

(ب) بعض اضلاع میں قواعد معافی اور التوائے پر کھلے طور پر عمل نہ کرنے سے بھی زمیندار حالت خراب ہو جاتی ہے جس سے زمینداران کو خراب فصلوں میں بیجا بوجھ اُٹھانا پڑ جاتا ہے ۔ بعض صاحبان مہتمم بندوبست نے بندوبست کے وقت ایسے مواضعات کی جن میں اکثر فصل ناکامیاب ہو جاتا ہے ۔ ایک فہرست تیار کی ہوتی ہے ۔ جن میں مواضعات کو محفوظ اور غیر محفوظ میں ترتیب دیا ہوا ہوتا ہے ۔ اور قواعد التوائے و معافی جدا گانہ دئے ہوئے ہوتے ہیں پس جہاں تک بلحاظ حالات ضروری ہو ۔ قواعد التوائے و معافی کا استعمال فی الفور اور کھلے طور پر ہونا چاہئے ہے ۔ اور ایسے قواعد بہت سادہ ہونے چاہئے ہیں

تا کہ کھاتہ وار باچھ بھی آسانی سے ہو سکے +

(ج) بعض اضلاع میں تواریخ گرداوری کا تعین بندوبست کے وقت بہت بیجا طور پر ہؤا ہے۔ اِس لئے تاریخ گرداوری فصلات و اجناس ایسی ہونی چاہئے ہیں کہ افسران ایستادہ حالت میں پختہ فصل کے ملاحظہ قبل از ورد فصل کر سکیں۔ چنانچہ راقم کو ضلع ملتان میں تشخیص خرابہ و ملاحظہ فصل کی ضمنی گرداور یہلئے میں اپنی اقتضاے رائے سے تفریق کرنی پڑی ہے +

(د) بعض دفعہ تواریخ وصولی معاملہ بہت بیجا طور پر مقرر کی جاتی ہیں۔ تاریخ وصولی ایسی ہونی چاہئے ہے۔ کہ زمینداران اپنے فصلات باآسانی فروخت کر کے رقم داخل کر سکیں۔ برداشت کے قریب ایسی تواریخ تنگ طور پر مقرر نہ کی جاویں۔ کہ خواہ مخواہ زمینداران کو فصل ارزان نرخ پر فروخت کرنے کی مجبوری واقع ہو +

(س) بعض علاقہ جات میں دورہ چاہ کی جمع مستقل چاہ کے جاری یا غیر جاری ہونے پر منحصر ہے۔ اُس کی وصولی کے متعلق یہ نقص سنگینی جمع میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی حصہ دار چاہ کو پینے کے قابل بنانے کے لئے بالفرض کاشت ایک کیارہ پاؤ کنال یعنے پانچ مرلہ کا بھی پیاز کا بو دے۔ تو بھی چاہ جاری سمجھا جا کر جمع مستقل وصول ہو جاتی ہے۔ حالانکہ جمع مستقل (جو دورہ چاہ کے اجرائے پر منحصر ہو) کی وصولی کے متعلق قواعد میں ضرور ایسی ترمیم ہونی چاہئے ہے۔ کہ جس چاہ پر سال بھر میں نصف ایکڑ سے کم کاشت چاہ سے کیجاوے

توجمع مستقل سے اُس سال کی بابت مستثنےٰ کیا جاوے - اور اُس کو جاری نہ سمجھا جاوے تو بھی بہت کچھ سہولیت زمینداران کو ہو سکتی ہے +

سیوم رشوت ستانی ملازمان

(۲۳) یہاں تک افسران تشخیص کنندگان کی غفلت یا فروگذاشت یا کم لیاقتی سے نقصانات کا ذکر ہوا ہے - اب ملازمان کی نفسانیت کا ذکر کیا جاتا ہے - ملازمان سرکاری بھی ہر ایک مد کے آدمی زمیندار سے اپنے اپنے موقعہ پر کچھ نہ کچھ ناجائز طور پر حاصل کرتے ہیں - راقم کی تحریر کا منشاء اس موقعہ پر یہ نہیں ہے - کہ ہر ایک انسان راشی اور طامع ہے - کیونکہ ہر ایک لائن میں فرشتہ خصلت انسان بھی موجود ہیں اور ہر ایک محکمہ میں کوئی نہ کوئی نظیر قابل تقلید دیانتداری کی ملجاتی ہے - مگر مراد یہ ہے کہ جو لوگ طامع ہیں - وہ کچھ نہ کچھ زمینداران سے حاصل کرتے ہیں - جیساکہ بعض راشی ملازمان سرکاری نقد یا جنسی رشوت زمینداران سے اپنے منصبی کاروبار کے دوران میں حاصل کرتے ہیں یا بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے - کہ رعایا کی فریاد سننے والے حکام والا مقام کے دورہ کے وقت ملازمان رسد رسانی برائے نام قیمت پر حاصل کرتے ہیں - یا اردلی و خانسامان و سائیس لوگ زمینداران کو تنگ کرتے ہیں - غرضیکہ ہمچون قسم کے ناجائز اخراجات کا اثر زمینداران کی مالی حالت پر بہت خراب ہوتا ہے - اور ان کے لئے قرضہ اور زیرباری کا باعث ہو جاتے ہیں - یہانتک تو ملازم پیشہ لوگوں کی رشوت کا ذکر آیا ہے - اب اس کا علاج مختصراً دو چار لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے - اگرچہ اخلاقی تعلیم سے زمینداران اور عملہ کے

عیوب رفع ہو جاوینگے - لیکن تاہم بھی

(اوّل) عملے کو تنخواہ معقول ملنی چاہیئے ہے کیونکہ جو تنخواہیں ابتدائے عملداری سرکاری سے مقرر ہوئی تھیں جبکہ نرخ ہر ایک چیز کا ارزاں تھا - وہی بدستور چلی آتی ہیں - حالانکہ ضروریات زندگی اور معیار زندگی بہت گران ہوگیا ہے - اِس لئے کم تنخواہ دار عملہ ضرورتاً رشوت خوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے +

(دوم) بددیانت ماتحتان کو بشرط ثبوت کافی سزا ملنی چاہیئے ہے تاکہ باقی لوگوں کو عبرت حاصل ہووے - اور عملے کی نگرانی کافی ہونی چاہیئے ہے +

(سوم) دیانت داروں کی ترقی سے کافی دلجوئی کی جاوے - تاکہ اور لوگ اُن کی نظیر سے فائدہ اُٹھاویں +

دیباچۂ تمت بالخیر

قطعہ تاریخ

بر کتاب ھٰذا

من تصنیف راقم خاکسار بندہ فیض محمد جعفری المتخلص بہ فیضؔ سکنہ جلالپور پیروالا
ضلع مُلتان

کیا عجائب ہے بنی یہ خاص پُر مضمون کتاب / جس کے آگے ہو گئے کُل معترض بس لاجواب
لینگلی صاحب بہادر کو یہ ہدیہ پیش کش ۲ / لال چند صاحب کی محنت سے بصد عجز و آداب
دو الف سے ایک صد خارج و لیکن شش زیاد / کر کے گنتی سمجھ لیں پھر سنہ میں ہو گا انقلاب
پست و سہ ماہ دسمبر یوم یکشنبہ شمار / فیضؔ جعفری کے جفر سے ہے یہ تاریخ انتخاب

DEDICATED

TO

A. LANGLEY, ESQ., B. A., C. S.,

WHO IS A PATRON OF ZEMINDARS
AND TAKES KEEN INTEREST IN
ZEMINDARI MATTERS,

By his humble and obedient servant,

THE AUTHOR.

GULDASTA-I-ZEMINDARAN.

BY

L. LAL CHAND BAHAL.

1907